

ابن اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان صاحب بریلوی قدس سرہ

# وقعات السنان

مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رضا بریلوی قدس سرہ



## جملہ حقوق محفوظ

کتاب	_____	وقعات السنان الی خلق بسط الہنان
مصنف	_____	مفتی اعظم مولانا محمد مصطفیٰ رشیدی قدس سرہ
	_____	(نقل) اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان دہلوی قدس سرہ
اصلاح و نظر ثانی	_____	ماہر تحقیقات اسلامیہ سید امیر محمد شاہ قادری قادری
	_____	ادرس دارسیات نظامیہ (ایم۔ اے عربی و اسلامیات)
ناشر	_____	غوثیہ بک ڈپو مرید
اشاعت	_____	اکتوبر 1999ء

## ملنے کے پتے

- ☆ کتبہ حامی = منجھش روڈ لاہور
- ☆ ضیاء القرآن منجھش روڈ لاہور
- ☆ مسلم کتبوی منجھش روڈ لاہور
- ☆ تجارہ پبلی کیسٹرنز دربارہ کیٹ لاہور

## تعارف کتاب

آپ کی زیر مطالعہ کتاب بلاشبہ اہل سنت و جماعت کے لئے نوبت غیر مترقبہ ہے کم نہیں کتاب ہذا میں فرق باطلہ کا عموماً اور تجدیت غیر مقلدیت اور تقلید نما نام نہاد سنیوں و ولیدوں کی خصوصاً خوب خبر لی گئی ہے۔ اور ولیدوں و ولیدوں کی تحریری بد عنوانیوں کو دلائل شرعیہ سے کفریہ مہدات ثابت کیا گیا ہے۔ مولوی اسماعیل دہلوی، قاسم نانوتوی، رشید گنگوہی، صدیق الحسن بھوپالی، اشرف علی تھانوی، کے بد عقائد نمایاں کئے گئے ہیں۔

مراد مستقیم تحذیر الناس بسط الہنان، حفظ الایمان کی تحریری ہے ایمانیوں کا اچھی طرح پوسٹ مارٹم کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل بالا کتبوں کی کفریہ عبارات کی نہ صرف نشان دہی کی گئی ہے بلکہ قاطعہ امتین سے ان مصنفین کو ہمیشہ کے لئے بے زبان بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ ایسی کتب کے مطالعہ سے یقیناً مسلک اہل سنت کو ایک مضبوط دفاع میسر ہوگا۔ اہل سنت مناظر علماء کے لئے زیر نظر کتاب خضر راہ کا کام دے سکتی ہے۔

دعا گو

سید امیر محمد شاہ قادری ساندہ قصور



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

بخدمت جناب گرامی القاب سرابا کرم وسیع المناقب جناب مولوی شرف علی تھانوی صاحب

المسلاہ مدظلہ من ایتیم السعدی حبیب سے سیف النقی عین طعون ونا پاک کتاب آپ حضرات  
نے تحریر فرمائی اور یہ بھی اور بعد مدد و ہند سے شائع کی اور آپ کے علم نے اس پر افتخار اور  
اس سے استناد اور اس کی نقول کا فہم طعوض پیا عطا کیا جس کی نظر آج تک کسی آریہ و  
پادری کو بھی نہ رہی کہ ختم کے آبا و اجداد کا برو مشائخ و امیاد۔ سچا کہ مغفور سیدنا  
قوت الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عنہم کے اسماء طیبہ سے کتابوں کی کتابیں دل سے تراش لیں  
ان کی مہارتیں کھڑکیں۔ ان کے مطبع اور صفحے ہمالیہ کے تم تو لیں کہتے ہو اور ہمارے یہ اکابر کرام  
اپنی فلاں فلاں کتابیں مطبوعات فلاں فلاں مطابع کے فلاں فلاں صفحہ پریوں فرماتے ہیں۔ مگر  
جہان میں نہ ان کتابوں کا نشان نہ ان عبارتوں کا پتہ مگر وہ تمام و کمال محض ایک گھڑا ہوا آڑا  
پریشان ہے جس کی تعبیر صرف اس قدر کہ لعنة الله على الکفین میں۔ اس روز سے  
آپ حضرات کسی عاقل کے نزدیک لائق کلام و خطاب نہ رہے اور جیسی سے آپ کی طرف  
سے دو ہرقیاء، چھ درقیان ہزار و ہزار سب و شتم و دشنام و کتب و افترا و اتہام  
پر مشتمل پرست میں حشرات الارض کی طرح پھیل پڑیں اور خصوصاً کا تعہد و آبا و اور اس  
میں آپ صاحبوں کا عجز و قرار اور منافقہ و تندرک نہ کے لیے یا پورس الہدی یا نصاری الغیاء



شیت کفر پیدا کیجیے۔

سوال ہفتم: جب کہ اس کے معنی پر نبوت ہریدہ منافی ختم نبوت نہیں تو ختم زمانی وہ کہاں سے ثابت کرے گا۔ کیا اس ختم نبوت سے جس کے وہ معنی اس نے خیال جہاں شہرہ ادا دیے۔ یہ تو بالکل اسے اور دوسری کوئی دلیل نہیں تو وہ خود بھی ختم زمانی کا حقیقہ تسلیم نہ کر ہوا یا نہیں۔ اور اس کے حکم کو کافر کہہ کر ڈراپنے کفر کا منکر ہوا یا نہیں کیا اپنے کفر کا اقرار کافر کو کفر سے بچا دیتا ہے۔

سوال ہشتم: نبی علیہ السلام کے بعد نبوت ہریدہ کا موقوف ماننا کفر ہے اس کی تجویز کفر نہیں یا تجویز میں کفر ہے۔ بر تقدیر اول اگر کلام کے کلام سے ثبوت دیکھے۔ بر تقدیر ثانی تجویز کفر ہے تو اس لیے کہ منافی ختم نبوت ہے یا اور کسی وجہ سے۔ بر تقدیر ثانی اس وجہ کا بیان ثبوت اور بر تقدیر اول جو قائل وقوع کافر کہے اور آپ تجویز نبوت ہریدہ کو خلاف ختم نبوت نہ مانے۔ وہ کافر ہو گیا نہیں۔ اگر وہ مسئلہ حل میں ہیں ہر ایک کا انکار کفر ہو۔ زید ان میں سے ایک کے منکر کو کافر کہے اور دوسرے کا خود منکر ہو تو اس کا پہلے کے منکر کو کافر کہنا دوسرے کے انکار سے خود کافر ہونے کے کیا منافی ہو سکتا ہے۔

سوال نهم: واللہ عز وجل کے سامنے واللہ انصاف اللہ انصاف ایک ولید علیہ کے عام کے خیال میں تو اللہ تعالیٰ کا واحد ہونا یا معنی ہے کہ اللہ ایک ہے۔ تنہا خدا ہے مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تعدد یا تعدد وجود میں بالذات کی غفلت نہیں۔ عرض بھی ایک ہی ہے اور سب میں نیچے کی زبانیں بھی ایک ہی ہے۔ آدم بھی ایک ہی ہیں اور ابلیس بھی ایک ہی ہے۔ پھر مقام حدیث لا الہ الا اللہ فرمایا تو کفر صحیح ہو سکتا ہے۔ بل ان اس وصف کو اوصاف محمد میں سے دیکھے اور اس مقام کو مقام محمد نہ قرار دیکھے لڑا لبتہ توحید باعتبار توحید وجود صحیح ہو سکتی ہے۔ مگر یہ بات چاہا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گزارنا ہو گی۔ بلکہ گناہ توحید ادا ہوا ہے۔ جس سے تنہائی وجود خود بخود لازم آیا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا ثبوت موصوف بالذات

کے آگے ختم ہو جاتا ہے۔ اصل کے آگے خلل کو کوئی دعوئی نہیں پہنچتا ہے۔ خواہ کے لیے کسی اور خدا کے نہ ہونے کی وجہ اگرچہ تو یہی ہے۔ یعنی ممکنات کے وجود اور کمالات وجود سب عرض یعنی بالعرض ہیں۔ سوائے ضرورت کی توحید کو تو موصوف بالعرض ہی وہ موصوف بہ صحت الوہیت بالذات ہے اور سوائے اس کے اور ہوں تو موصوف بالعرض ہوں گے۔ اور دل کی الوہیت اس کا فیض ہو گی پر اس کی الوہیت کسی اور کا فیض نہیں توحید یعنی موصوف کو تنہائی وجہ لازم ہے۔ اگر لہذا بالذات یا بالعرض مجاز اس توحید کو کوئی اور دیتے سے عام ملے لیجئے تو پھر دونوں طرح کی توحید مراد ہو گی ہر ایک مراد ہو تو شاید ان شلن الہی توحید دینی ہے نہ کوئی اور۔ مگر جسے جو سمجھے تو میرے خیال ناقص میں وہ بات ہے کہ سماع منعت انکار ہے نہ کر سکے۔ وہ یہ کہ توحید و تعدد بعد ہی ہو گیا و جدوی یا برتری۔ یہ تین نویں ہیں۔ باقی مقہوم توحید و تعدد ان تینوں کے حق میں اس اور ظاہر ہے کہ شہر و چشمہ معانی میں ان تینوں میں یوں توحید نہیں ہو توحید کو شرک کہیں جس تکہ ہے۔ سوائے وجود کی باہر اگر موصوف توحید کوئی مقہوم عام ہی تجویز کیا جائے تو میرے ہے۔ سوائے بالذات و موصوف ہے توحید توحید و جدوی ظاہر ہے وہ تسلیم مقہوم بعد حالات التزامی ضرورت ثابت ہے۔ اور نہ یہ کلمات قرآنی و حدیث اس باب میں کافی ہو کر یہ مقہوم دیر لڑ کر پہنچ گیا ہے پھر اس پر اجماع بھی مستند ہو گیا گو الفاظ مذکورہ توحید کوئی لہذا تشریح متغیر ہوں۔ عید الاقرار اعداد رکعات فرائض و وتر وغیرہ یا عید اس کا حکم کافر ہے۔ الیہابی اس کا منکر بھی کافر ہو گا۔ عرض توحید اگر عیاب معنی تجویز کر جائے تو یہی ہے عرض کی تواضع کا واحد ہونا بعد میں ہی کی نظر سے خارج ہو گا۔ بلکہ اگر بالفرض ازل میں بھی کہیں اور کوئی خدا ہو۔ جب بھی اللہ کا واحد ہونا بدستور باقی رہتا ہے۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ ازل میں کوئی خدا پیدا ہو تو میرے بھی توحید الہی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

ولید علیہ کا کلام بدیع ختم ہوا اس اعتبار سے ہے کہ وہ جزا ازل میں یا بعد ازل میں اور تعالیٰ پہلے جوئے کو توحید الہی کے پھر منافی نہیں جانتا۔ کافر یا عیاب میں اور اس کا وہ لا مانے راہ کی توحید و جدوی ہی ہی حوالہ اور اس کا منکر کافر ہے۔ اس کو تو اسے ایک پچانتے گا۔ بل اس نے انسانی کہنا کہ جو خدا زمانے کا ہے۔ اس سے اتنا سمجھ گیا کہ وہ خدا موصوف نہیں بلکہ انکار اس کی



الزام نہ کیا جائے تو نہ وہ خبر عالمیں و نہ فرق میان کما ضرور ہے اور اگر تمام اشیاء کی مبدئیت مراد ہے۔ اس طرح کہ اس کی ایک فرضی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ خود اپنی ذات کا مبدع نہیں اگر کسی کو ایسے الفاظ سے شبہ واقع ہو۔ جیسا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا شواہد مذکور ہے۔ خلاف حیل شیئی قتل اس کے تو سمجھنا چاہئے کہ یہاں علوم استغراقی حقیق مراد نہیں کیونکہ اس کا استوار اوپر دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہو چکا ہے۔ بلکہ یہاں علوم و امور استغراقی اضافی مراد ہے۔ یعنی انشاء یا تقیید بعض اشیاء کہ اس پر قدرت کمالات ضرور یہ متعلق بہ الوہیت سے ہے علم فرمایا گیا۔ پس اس کا منتفی صرف اس قدر ہے کہ الوہیت کے لیے جرمید و تفسیر لازم و ضروری ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو تنہا حاصل ہیں۔ الفاظ عموم کا عموم اضافی نامی مستعمل ہونا محاورات جمیع السنہ میں بلا تکرار جاری ہے اور غرض قرآن مجید میں مذکور طبعی کی نسبت فرمایا گیا؛ واذنبت من کل شیء یعنی اس کے پاس تمام چیزیں ہیں یہ ظاہر ہے کہ اس کے پاس اس زمانہ کی دلیل اور تازہ ترقی اور عیب اور گیس اور نور و غیرہ ہرگز نہ تھے وہاں بھی اشیاء نہ دروہ لازمہ سلطنت کا عموم مراد ہے۔ پس ایسا عموم مثبت بدعا نہیں ہو کر نہیں۔ اگرچہ مذکورہ سے واضح ہو گیا کہ یہ کا عقیدہ اور قول ہر تاجر غلط اور خلاف لغویں و شریعہ ہے۔ مگر اس کا قبول کرنا کسی کو مانع نہیں کہ وہ چاہے کہ تو کہہ کرے اور اتباع منتفعانہ کرے۔ تمام ہونے و ولید کی تقریر تقریر تو آپ ہی فرمائیے کہ اس نصیحت کا یہ جواب کفر ہے بجا و تفتیش شان رب اللہ باب عز وجل نہ ہے یا نہیں۔

سوال شانزدهم: اس نے اس کلام ملعون میں مبدئیت کی دو قسمیں مبدئیت کل و مبدئیت بعض کے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت مانا یا نہیں۔ کہو نا۔ اور مراحضہ مانا تو اس کے نزدیک مبدئیت الہی صاف صاف قسم دوم کی ہونی یا نہیں۔ کہو ہونے اور ضرور ہونی۔ اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں اللہ کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا ہی ہونا تو ہر گز ہر گز کہ اس کے لیے بھی معاملہ تو صاف مریج ہے پھر بھارے غیبت انکار اس نے کہا یا نہیں کہ جیسا مبدع اشیاء ہونا ان کے لیے ثابت ہے۔ ایسا تو ہر گز ہر گز کہ اس کے لیے حاصل ہے۔ کیا اس میں اس نے مراحضہ اللہ کا حقار کو گالی دی یا نہیں۔ بلو وی اور

ضروری۔

سوال ہفتم: اختلاف ایمان والی رسیا کی تقریر بعد میں تقریر ولید لیکر ہے یا نہیں کہو ہے اور ضرور ہے۔ اس کے صنف سے بھی اس کلام ملعون میں علم متعلق بغیب کی دو قسمیں علم کل و علم بعض کے قسم اول کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت مانا یا نہیں کہو نا اور مراحضہ مانا۔ تو اس کے نزدیک علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاف قسم دوم کا ہونا یا نہیں۔ کہو ہونا اور ضرور ہونا۔ اب اسی قسم پر کہتا ہے کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا طریقت تو ہر گز ہر گز کہ اس کے لیے بھی معاملہ تو صاف مریج ہے پھر بھارے غیبت انکار اس نے کیا یا نہیں کہ جیسا علم نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہے۔ ایسا تو ہر گز ہر گز کہ اس کے لیے بھی معاملہ ہے۔ کیا اس میں اس نے مراحضہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی یا نہیں۔ بلو وی اور ضرور دی۔

سوال ہجدهم: رسیا والا اپنے کلمہ پر پردہ ڈالنے کو ایک کریم کہتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا علم واقع میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے الہ نعوذ بالقرآن منہا۔ بلکہ مراد اس لفظ ایسا ہے مطلق یعنی علم کو ایک ہی چیز کا جو اور گودہ چھوڑ دی ہو کہ ہر گز ہر گز کہ اوپر ہی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ میں اس کی دلیل ہے و چونکہ کہو کہ ہر شخص کسی کو کسی میں بات کا علم ہوتا ہے جو دوسرے سے مخفی ہے۔ یوں ہی ولید لیکر کہتا ہے کہ لفظ ایسا کا یہ مطلب نہیں کہ جیسا مبدع ہونا واقع میں اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے الہ نعوذ بالقرآن منہا بلکہ مراد اس لفظ ایسا ہے مطلق یعنی شے کا مبدع ہونا گودہ ایک ہی چیز کا جو اور گودہ چھوڑ دی رہے ہے کہو کہو کہ اوپر ہی مذکور ہو چکا ہے کہ بعض سے مراد عام ہے اور عبارت آئندہ میں اس کی دلیل ہے و چونکہ کہو کہ ہر شخص کوئی نہ کوئی ایسی بات کہتا ہے جس کی اسی سے ابتداء ہے۔ الہ ولید و ولید دونوں کا یہ لیکر لیکر ہے اور دونوں مردود ہیں یا ایک مردود دوسرا مقبول تو وہ فرق کیا ہے۔ نا کہ دونوں نے بعینہ ایک کلام کہا ہے۔

سوال تودوم: ولید لیکر کے نزدیک اللہ عز وجل کا مبدع ہونا اور رسیا والے کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم واقع میں محیط لیکر ہے یا محیط بعض۔ اول کو

آپ ہی تو قنڈا و نعل باطل بتایا ہے تو ضرور واقع میں میریت خلو علم عسقلی الساسی ہوتا ہے۔  
 کہہ رہا ہے کہ الیہ تو میر گنگہ کمار پر پاگل ہاؤر کو حاصل ہے۔ پھر کمر سے جھانکے کہ لفظ کا  
 یہ مطلب نہیں کہ عید عالم واقع میں انہوں جناب تھانوی صاحب یہ ان دونوں پید و پید کی  
 مع کرکرنی ہے یا نہیں۔

**سوال لیست دوم:** رسیلا والا دوسرا فریب یہ بتا ہے کہ پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت  
 میں تفسیر ہے کہ نہایت کے لیے جو علم لازم و ضروری ہیں وہ آپ کو بتا رہا حاصل ہو گئے تھے۔  
 انصاف منظر ہے جو شخص آپ کو ہمیں علم عالمی شریعہ متعلقہ ثبوت کا جامع کہہ رہا ہے۔ کیا وہ خود باطن  
 زید و غریبی و بزین و عینا مات کے علم کو آپ کے علم کے مماثل بتلائے گا کیا زید و غریبی کو  
 یہ علم حاصل ہیں۔ یہ علم کو آپ کے فضل دوسرے انبیاء و ملئکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں ہیں۔  
 یوں ہی ولید پید بتلائے کہ پھر اس عبارت سے چند سطر بعد دوسری عبارت میں تفسیر ہے کہ  
 الوہیت کے لیے جو مدینیں لازم و ضروری ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کو بتا رہا حاصل ہیں۔ انصاف  
 منظر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو ہمیں مدینیات عالمی شریعہ متعلقہ الوہیت کا جامع کہہ رہا ہے۔ کیا وہ  
 خود باطن زید و غریبی کی اور کنگول کماروں کا مدوں کی میریت کے بتلائے گا۔ زید و غریبی  
 کو یہ مدینیں حاصل ہیں یہ مدینتین قرآنیہ و ملئکہ علیہم السلام کو بھی حاصل نہیں۔ ان دونوں  
 پید و پید کے اس فریب میں کیا فرق ہے۔

**سوال لیست ویکم:** کیا ان دونوں پید و پید کے اس کمرے ان ملعون کموں کی شہادت  
 اٹھ جائے گی کہ میری میریت اللہ کی ہے ایسی تو میر گنگہ کمار کو حاصل ہے۔ یوسا علم حضور کو  
 ہے الیہ تو میر پاگل ہاؤر کو حاصل ہے۔

**سوال لیست دوم:** رسیلا والا تفسیر میں چال یہ بتا ہے کہ ایک اس شق پر جو خود  
 لازم کیا گیا اس پر زور کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مشابہت کی نفی کی گئی ہے۔ چنانچہ بعض  
 علم غیبیہ کے مراد لینے میں یہ خرابی تلافی ہے کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے الہ یعنی اس  
 صورت میں آپ کی تخصیص نہ رہے گی۔ لیکر زید و غریبی بھی اس صفت میں آپ کے شریک و  
 مشابہ ہو جائیں گے۔ حالانکہ آپ کی صفات خاصہ کمالیہ میں آپ کا کوئی شریک و مشابہ نہیں ہے۔

اس لیے یہ شق باطل ہوئی۔ یوں ہی ولید پید کہتا ہے کہ ایک اس شق پر جو خود لازم کیا گیا  
 ہے اس میں لیکر کرنے سے تو معلوم ہو سکتا ہے کہ مشابہت کی نفی کی گئی ہے۔ چنانچہ میریت  
 بعض اشیاء مراد لینے میں یہ خرابی تلافی کی گئی ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی کیا تخصیص ہے الہ۔  
 یعنی اس صورت میں اللہ تعالیٰ کی تخصیص نہ رہے گی لیکر زید و غریبی بھی اس صفت میں آپ کے  
 مشابہ و شریک ہو جائیں گے۔ حالانکہ اس کی صفات خاصہ کمالیہ میں کوئی اس کا شریک و مشابہ  
 نہیں ہے۔ اس لیے یہ شق باطل ہوئی۔ ان دونوں کی اس چال میں کیا فریب ہے۔

**سوال لیست و سوم:** ان دونوں پید و پید کی یہ چال مرتبہ بے ایماں ہے یا نہیں۔ کی تو  
 صاف صاف نفی تخصیص کہ یہ اللہ و رسول سے خاص نہیں۔ میر گنگہ کمار پاگل ہاؤر کو حاصل  
 ہیں۔ اور بتانا چاہتے ہیں طالب تخصیص یعنی ہم نے تو یہ کہنا تھا کہ ایسے ہونا چاہئیں کہ اللہ و  
 رسول سے خاص ہوں۔

بے ایماں ہو! تخصیص تو وہ چاہے جو ان کی صفت مانے۔ تم دونوں تو اللہ و رسول پر  
 ان کا حکم کی میر نہیں مانے نہ کہ ان کے لیے خصوصیت چاہو۔ ع  
 شرم بابت از خدا و از رسول

کیون جناب تھانوی صاحب ان دونوں پید و پید کی مکاری سے بڑھ کر اور کیا مکاری  
 ہو گی۔ لیکن کفار و انکھوں میں انکھیں ڈال کر اسے اسلام بتانا چاہیں۔ کیون جناب تھانوی صاحب  
 کیا جو خود کہا اسے اس کی تخصیص چل کر کہے کہ ہر مسلمان کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

**سوال لیست و چہارم:** رسیلا والا جو تھاواؤ یہ کہتا ہے کہ اگر بزم معترض قشبیہ  
 کے لیے یہی ہوتی تھی علم زید و غریبی کو علم رسول سے تشبیہ نہیں دی گئی بلکہ مطلق بعض علوم  
 سے چل کر آپ کو کہہ رہے۔ یوں ہی ولید پید کہتا ہے کہ

اگر بزم معترض قشبیہ کے لیے یہی ہوتا تھی میریت زید و غریبی کی وغیرہ کہ میریت

ملہ ملہ وصل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ملہ ملہ کہتے ہیں ملا اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔



خاصہ تشبیہ نہیں دی گئی بلکہ مطلق بعضیہ میں سے ہیں کہ اگرچہ ذکر ہے ان دونوں کے اس میں  
واو میں کیا فرق ہے۔

سوال لیست و مضمون: جناب تقاضوی صاحب ملاحظہ ہو کہ ایمان کے ساتھ ان دونوں پر  
ایمانوں کے واسطے بھی جاتے رہے ہیں۔ اسے سبحان اللہ علم زیر کو تشبیہ دی ہے مطلق بعضیہ علم  
میں۔ مبدیہ زیر کو تشبیہ دی ہے مطلق بعضیہ میں سے۔ اگرچہ ملک کی سلیم الحواس نے فوکر  
مطلق سے تشبیہ دی ہے۔ جیسے کہ تقاضوی صاحب قریباً نکل ایسے ہیں جیسے آدمی۔ کیوں جناب  
تقاضوی صاحب ان دونوں کے واسطے کہ کیا کسی نام دونوں ان کی فصل لینا چاہتا ہے انہیں۔ بلکہ لفظ  
ایک فوکر دہرے سے تشبیہ دی اور وہ مطلق و مضمون ہے کہ دونوں میں مشترک ہے تو رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کے علم ہی کو ہی بالکل مانور کے علم سے تشبیہ دی۔ اگرچہ فوکر کی مبدیہ ہی کو  
ہر گھر گھر کا مبدیہ سے تشبیہ دی اور پھر لیسایمان بعض منہ زور سے مسلمان پہلے نا  
چاہتے ہیں۔ ان سے کیے بغیر دور دورہ تمہارا مضمون لفظی کیوں جناب تقاضوی صاحب  
یہ شک نہ بنائیں۔

سوال لیست و مضمون: رسیدا والا پھر ان میں یہ گشت ہے کہ بلکہ بعض محال اگر علم رسول  
سے بھی تشبیہ ہوگی۔ تب بھی کل اللہ درجہ ہوتی بلکہ مرنا اتنے ارضی کے بطور مطلق بعضیہ غیر  
کا حصول آپ کے لیے علت ہوگئی۔ الحاق عالم الغیب کے لیے اسی طرح مطلق بعضیہ غیب  
کا حصول دوسروں کے لیے علت ہوئے گی۔ الحاق عالم الغیب کے لیے اگرچہ یہ دونوں  
بعض متعارف ہوں۔

یوں ہی ولید لیکر لکھتا ہے:

بلکہ بعض محال اگر مبدیہ خدا سے بھی تشبیہ ہوگی تب بھی کل اللہ درجہ ہوتی بلکہ مرنا  
اتنے ارضی کے لیے اس طرح مطلق بعضیہ بعض کا حصول اللہ کے لیے علت ہوگیا۔ الحاق مبدیہ  
غیب کے لیے اسی طرح مطلق مبدیہ بعض کا حصول دوسروں کے لیے علت ہو جائے گا  
الفاظ مبدیہ بنائے گئے ہیں اگرچہ یہ دونوں بعض متعارف ہوں۔ ان دونوں کی اس جمل سازی میں  
مٹ ہم ملے گئے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کیا فرق ہے۔

سوال لیست و مضمون: جناب تقاضوی صاحب ان دونوں پر ایمانوں کی سکھاری دیکھئے۔  
گھر گھر کی مبدیہ اور اللہ تعالیٰ کا مبدیہ ہونا مشبہ و مشبہ بہ مطلق بعضیہ میں۔ تشبیہ  
و ترجمہ اور صحت المطلق مبدیہ بنائے گئے علت ہونا اس پر متفقہ کہ خبیث نے یہ تشبیہ  
دے کر اس پر تفسیر کی تھی کہ تو چاہیے کہ گھر گھر کو مبدیہ بنائے گئے علت ہونا اس پر متفقہ کہ مبدیہ کے  
علم اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ سے مشبہ و مشبہ بہ ہے اور مطلق علم بعضیہ  
مغیباب و ترجمہ اور صحت المطلق عالم الغیب کے لیے علت ہونا اس پر متفقہ کہ مبدیہ کے لیے  
تشبیہ دے کر اس پر تفسیر کی تھی کہ تو چاہیے کہ سب کو عالم الغیب کہا جائے۔ اب دونوں  
خبیث و مرکر اس تفسیر ہی کو دہرایا کرتے ہیں۔ کیا آپ کے نزدیک ان دونوں  
کی منت ٹھکانے ہے۔

سوال لیست و مضمون: رسیدا والا پھر اصل یہ لکھتا ہے کہ ایسی تشبیہ میں بعض الوجہ تو  
نفس تطبیق قرآنی میں مقرر ہے:

قل انما انما تشبهون۔ ان تحفون انما العون فاسمہا العون کما قال العون۔  
اصل میں بتوں کی ایک حالت کو غیر متیوں کی ایک حالت سے اور دوسری میں غیر متیوں کی ایک  
حالت کو متیوں کی حالت سے تشبیہ دی ہے۔ یعنی اس طرح ولید لیکر لکھتا ہے۔ ان دونوں  
کے اس جمل میں کیا فرق ہے۔

سوال لیست و مضمون: جناب تقاضوی صاحب آپ نے ان میں تشبیہ کی بے ایمانی دیکھی۔

مٹ اب بھی تو دونوں کہہ رہے ہیں کہ اسی طرح مطلق بعضیہ بعض کا حصول علت ہو جائے گی۔ الحاق کے لیے یعنی  
یہ لازم آئے گا کہ یہ تفسیر ہی لاہر ترجمہ سے ہے جو خبیث نے لکھا۔ اگر کہ اس لیے کہ علت ہونا  
میں دونوں مشترک ہیں نہ کہلہ معادہ علی المطلب انکار کہ درجہ اشتراک فی العلیۃ لا کہلہ معادہ علی  
مضمون قرآنی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہی بالکل مانور کے علم سے تشبیہ دی ہے اور تشبیہ وہ علت ہوگیا ہے جو  
میں کوئی لکھتا ہے کہ علم رسول کو ہی بالکل مانور کے علم سے تشبیہ دی ہے اور تشبیہ وہ علت ہوگیا ہے جو

کہاں تو مسلمانوں کی تکلیف کو اللہ تعالیٰ کا یہ فرما کہ اگر کرائی یا تمہیں تکلیف پہنچتی ہے۔ تو ایسی ہی تکلیف کا فربہ کہ بھی پہنچتی ہے اور کہاں ان علیہ وغیرہ کا ایک کمال خدا و رسول کی نفی کے لیے یہ کہنا کہ عیسٰی صلی اللہ علیہ وسلم کی کوہ کلمہ لکھا۔ کہوے۔ جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو چھالیا تو ہر بل پر جانور کو ہے۔ کیوں جناب فتاویٰ صاحب ان بے ایمانوں کو کہیں مسلمان کی ہوا بھی گئی ہے اور جب ان دل کے اندھوں کو یہاں فرق نہ سوجھا تو یہ کیا سوچے کہ مولیٰ عزوجل اپنے بندوں کی نسبت ہر فرما کے یا جو بیان الہیہ و واضح جو اپنے نسبت فرما میں انہیں دوسرا تحت نیا کر پانی فرق سے کیے تو ایمانی سے جانے، زبان گری کے پیچھے سے کھینچے جاسے جنم کی آگ میں فقہ اندک الشرف المرشد کہہ کر کھایا ہے۔  
اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا:

وَعَلَىٰ آدَمَ دِيهَ نَعُوْی۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

انما انا ابن امرأة قرشیة تاحل القديہ۔

دوسرا ذکر یہ دیکھئے۔ جناب فتاویٰ صاحب آپ نے سنا جو کہ کافروں نے رسولوں سے کہنا:

ما نفتح الا بشرو مثلنا۔

کیا مسلمان بھی ایسا ہی کہتے تھے۔

ہمسری یا اولیا پر داشتند

ایثار یا جو خود پیدا داشتند

کیوں جناب فتاویٰ صاحب ان دونوں طبر و طبر کہنے لاکوئٹ کی جانے۔

سوال ششم: رسلہا والاساتواں چلے جاتا ہے کہ البتہ اگر کوئی اس تشبیہ پر گفتگو کرے

وجہ تفاوت و تفاوت کو یہاں نہ کرے تو شک تصبیح ہے۔ لیکن جب اس کا بھی ساتھ ساتھ

بیان ہو۔ جیسا قرآن مجید میں مشککہ کے بعد یوحیٰ الی اللہ تعالیٰ کے بعد توحید

من اللہ ما دیر جوی ہے اور جیسا کہ تقریر مذکور میں کہ کلام متعلق و متعلق ہے۔

آپ کا بیان علوم لازم نہ شہوت ہونا مصرح ہے یا طرز بیان تفاوت پر وال ہو۔ پھر کیا قیامت ہے اور جب کہ تشبیہ ہی نہ جوتب تشبیہ کا کوئی موقع ہی نہیں۔ ہوں ہی دلیل پھر کتاب ہے۔ کہ البتہ اگر کوئی صرف اس تشبیہ پر گفتگو کرے تو وہ تفاوت و تفاوت کو یہاں نہ کرے۔ تو بے شک تصبیح ہے۔ لیکن جب اس کا بھی ساتھ ساتھ بیان ہو جیسا قرآن مجید میں مشککہ کے بعد یوحیٰ الی اللہ تعالیٰ کے بعد و توحید من اللہ ما دیر جوی ہے اور جیسا کہ کلام متعلق و متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جامع نہایت لازم الہیہ ہونا مصرح ہے یا طرز بیان تفاوت پر وال ہو۔ پھر کیا قیامت ہے اور جب کہ تشبیہ ہی نہ جوتب تشبیہ کا کوئی موقع ہی نہیں۔ ان دونوں کے اس چیل میں کیا بل ہے۔  
مسوال سی و یکم: جناب فتاویٰ صاحب آپ نے بے ایمانوں کی نہایت دیکھی۔ کیا اللہ و رسول کو یہی تشبیہیں دینا اس وقت کفر ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ ان کی کوئی خوبی نہ بیان کیا جائے اور اگر اس کے ساتھ ایک آدھ خوبی بیان کر دو تو پھر اللہ و رسول کو عیسٰی ذیل سے ذیل چاہو تشبیہیں دو کہ قیامت نہ ہو۔ قیامت توحید سوچے کہ دل میں اللہ و رسول کی عظمت ہو ایمان ہو محبت ہو۔

مسوال سی و دوم: جناب فتاویٰ صاحب خفا ہونے کی بات نہیں جو اللہ و رسول کو کہہ سکے ہو۔

اپنے کو بھی کہو گے یا وہاں غلط و غصب سے ہر کئی آگ میں بڑو گے۔ آپ کی ذریات نے قیامت

یہ نکالی ہے کہ آپ اور آپ کے بڑے عیسٰی ناپاک ت ناپاک بات چاہیں۔ اللہ اور رسول

جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب میں منہ سیر کہ مابین تو وہ سب فیہا دور اور کمال ملائی

کا پتہ ہو۔ اس پر اہل اسلام حیران و شائبہ ہیں کہ شرع چھانیں یا قیاب پر ان کا ٹھوکا ہوا

ان کے منہ پر طیش تو بے تندی ہیں ہاں ان کا ٹھوکا کتے میں۔ قابل خطاب نہیں لائق کلام

اہل جناب نہیں۔ اس دشمنانے بیانی کی کچھ حد ہے تو بات کیا ہے۔ سیر تمارے جو بیعت عزت

ساتھ وقت ان کی چھان میں اللہ و رسول کی بھی عظمت سے بدرجہا ناگہ ہے۔ جب تو

عزم اللہ و رسول کو عیسٰی چاہو کہ کیا ان دو۔ انھوں نے کیلئے مشککہ اور اس پر مسلمان تہلدا

نام الف کے لئے میں قرآن مجید میں، فمیں کلام میں، واللعنة الله على الظالمین

یز اس کا فیصلہ تور و قیامت ہوگا۔ وہی آیت اللہ بحکمہ دینکے لہوہ العقیلہ جو آپ نے اپنی لبطہ البنان میں الہی طرح اور تہمیدت ہوئے کے لیے اس کی نوح پر چڑھی کہ سب تنالی القرآن والقرآن یبلغہ وہی انشاء اللہ العزیز روز قیامت تمہارے گھون پر سوار ہوگی اور تور رسول کی گائیوں کے جواب میں تمہیں کچھ کہنا ہے تمہیں بتاتے ہیں۔ ان سب سے بھی سوال ہوگا:

تفوضہ انھم مسئلوں:

ان سے سوال ہوتا ہے کہ اللہ رسول تمہاری نگاہ میں ایسے شکے تھے اور ان کے یہ بدگورین اتنے ہماری تمہیں یا تمہارے ماں باپ کو کوئی آدھی بات کہتے تو تہذیب و انسانیت سب بالائے طاق رکھتے ایک کی دس کر بھی سمجھا دے پھوڑتے اور اللہ رسول کے دشنام دینے والوں کے ساتھ ایسے حدس بے نفس غیظ و سبیلہ الذہن ظلموا ای منقلب یقلبون نیز یہ تور و قیامت کا تقعر ہے۔

اللہ بحکمہ دیننا و حوخیوہ الحلیین۔

اس وقت آپ سے ایک سادہ عرض ہے کہ سبھی طرح انسان بن کر رہتے اور ہو سکے تو جواب دیجئے۔ ورنہ توفیق ملے تو کلمہ اسلام پڑھ کر توبہ کیجئے۔ ہاں اولیہ و ولیدہ دونوں نے اللہ رسول کو تو وہ کچھ کہا کہ جیسی مدیث اللہ کو حاصل ہے۔ ہر کس کس کبار کو حاصل ہے جیسا علم غیب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہے۔ ایسا ہر پاگل ہر جاؤر کو ہے اور اس پر جو خبر مسلمانوں نے تمہاری تو نسبت البنان میں ان سات جہوں حوالوں کی سوجھی اور مات ٹھہرایا کہ اللہ رسول کی جناب میں ایسا منہ کھول دینے میں کچھ قباحت نہیں۔ اب سوال ہے کہ اگر سعید و حمید و غیر ہا کہیں کہ جیسا علم جناب گنگوہی صاحب کو تھا ایسا تو

ملہ بل و ملا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

ہر کس کو ہوتا ہے۔ جیسا جناب نانوتوی صاحب کو تھا ایسا ہر آلو کو ہوتا ہے۔ جیسا جناب متناوی صاحب کہتے ایسا تو ہر کس کو ہوتا ہے۔ جیسا جناب دہلوی کو تھا ایسا تو ہر سور کو ہوتا ہے۔ جناب گنگوہی صاحب کی موت کہتے کی سی تھی۔ جناب نانوتوی صاحب کی شکل ان کی سی تھی۔ جناب متناوی صاحب کا پیرہ گدے کا سا ہے۔ جناب دہلوی صاحب کا منہ سور کا سا تھا اور وہ شہر یہ بتایا کہ گنگوہی و نانوتوی و متناوی و دہلوی صاحبان کو بھی بعض علم ہے اور کہتے تو گھر سے، سور کو بھی بعض ہے۔ اگرچہ خیابان مذکورین کو دریا کا علم تھا آج کل مولوی کھلانے کو لازم و ضروری ہے۔ کہتے، آؤ، گدے، سور سے فائدہ ہے۔ خیابان مذکورین کا منہ، چہرہ، شکل، صورت بھی مخلوق ہے۔ حادث ہے، فانی ہے۔ اور کہتے تو گھر سے، سور کے منہ بھی مخلوق حادثات و فانی ہیں۔ اگرچہ آدمی کچھ کھلانے کے لیے جو نقشہ لازم و ضروری ہے خیابان مذکورین کو تھا ماحصل ہے تو کیا ایسا کہنا آپ حضرات پسند کریں گے۔ کیا اسے ان خیالوں کی توہین نہ کریں گے۔ کیا جس طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے لکھ کر چھاپ دیا۔ اور اب اس پر اسے جو جھوٹے بہانوں سے اسے ہانکے کے پیچھے پڑے ہیں۔ بونہی لکھ کر اپنے منہ و منہ و منہ سے ہی الفاظ لکھ دی و نانوتوی و اسماعیل دہلوی کی نسبت چھاپ دو گے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گھائی دے کر گڑھے۔ کیا یہاں جاری نہیں سب لعینہا جاری ہیں۔ حمید و سعید کہتے ہیں کہ ایسا سے مراد مطلق بعض وفانی ہے نہ کہ واقع میں بلے خیالوں کے علم و رخ تھے۔

۱۔ اس عبارت میں تصریح ہے کہ علم و شکل بقدر لازم مولویت و انسانیت انہیں حاصل تھے۔

۲۔ یکم شہت کی نفی کی تھی کہ تخصیص چاہیے اور یہ خاص نہیں۔

۳۔ گنگوہی و نانوتوی و متناوی و اسماعیل دہلوی صاحبان کے علم و رخ کو کہتے، آؤ، گدے، سور کے علم و رخ سے تشبیہ نہ دی کہ مطلق بعض علم وفانی رخ سے۔

۴۔ تشبیہ سے بھی تو من کل ابو و درختی۔

۵۔ من بعض الوجہ ناقص و کمال کی تشبیہ قرآن عظیم میں موجود ہے۔

۱۔ فقط تشبیہ پر سکوت ہوا اگر ایک بات تھی۔ ہم نے ساتھ ساتھ وہ تفاوت بھی نوٹ کر دی۔  
 نوکھا دیکھ کر آپ یہ عذرات اپنے بڑوں کے حق میں نہ منیں اور خود محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ  
 علیہ وسلم کے پاس میں گھڑیں۔ بلکہ آپ کو توحید و معبود کے غدر پیش کرنے کی بھی حاجت  
 نہ چاہیے۔ آپ خود ان عذرات کے بادی ہیں وہ کہتے جابن کہ گنگوہی صاحب سو کھیل  
 ہیں۔ تاوی صاحب گرسے کے شل تھے۔ اسقلیل بڑی صاحب کہنے کی مانند تھے اور آپ  
 شائبہ تھے۔ اور آسا صفتا کہتے جابن۔ بلکہ حمید و سعید کے کہنے پر کیوں رکھیے۔  
 خود ہی وہ لائق و بلند خطا ہوتے اپنے ان بڑوں کی نسبت لکھ کر چھاپیے اور ہزار پانسو  
 پہنچا دیجئے۔ کہ آپ کی غضب الایمان کی طرح ملک میں شائع کریں اور آپ کا نذر مسلمانوں کو  
 سنائیں کہ:

مجاہدو جناب قناتوی صاحب کوچہ ہمارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہی خاص  
 عداوت نہیں ان کی بولی ہی ہے وہ اپنے بڑوں کو بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔ کیوں قناتوی صاحب  
 ہے۔ صلا کیسی تمہارے نفیج کی کسی۔ ہاں ہاں وہ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 تھے۔ چہ کو نہ بھرا کر اچھاپ دیا۔ اپنے بڑوں کی طرح ایسا بل کہنے بلکہ چار چار مل تھاپے  
 گا۔ یہ ہے تمہارا اسلام۔ یہ ہے تمہارا ایمان، اللعنة للذلیل الظالمین۔ مسلمانوں  
 اس سے زیادہ اور بھی وضوح حق کا ذریعہ ہے۔

سوال سی و سوم: جناب قناتوی صاحب آپ پلید و بلید دونوں کی ستم کو کھلاٹ آٹھویں  
 عیاری ملاحظہ کریں۔

مسلمانوں نے جب ان بے ایمانوں پر تہ الزہار اتارا کہ سر کو تم نے دعوے قسموں میں  
 صحر کر لیا۔ یا تو کل کو جھپٹو۔ اس طرح کہ ایک فرد بھی خارج نہ رہے۔ (محقق الایمان ص ۵۸)  
 یا مطلق یعنی کو وہ ایک ہی چیز کی قدر ہو گو وہ جیروانی ہی رہے کہ ہو۔ (بسط البیان ص ۵۸)۔  
 جس کے سبب تمہارے نزدیک اللہ عز و جل کی مبدییت بنے یا ہاں اور یزید عربی نے بھی اور  
 ہر گھر گمبار کی ذمیل مبدییت میں کچھ فرق درآ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے  
 علوم نے انتہا اور یزید و عمر اور ہر ایک جانور کے ذیل علم میں کچھ تفاوت نہ رہا۔ جس کی

بناہر اور ولید علیہ غور کیجئے بیشک خدا کو گمبار میں جو فرق بیان کرنا ضرور ہے اور رسالہ الے  
 بلکہ تو کیجئے بیشک نبی بلکہ چوہاں سے جو فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ جو کوئی تو خدا کی قدرت سے بھی کفر  
 ہو بلکہ بعض پر قدرت جو مراد ہے تو اس میں اللہ عز و جل کی کیا تخصیص ہے۔ ایسی قدرت  
 توفیق و تدبیر پر ہی و جنہوں بلکہ جمیع درجات و ہما کے پہلے ہی حاصل ہے اور اگر کل اشیاء  
 پر قدرت مراد ہے اس طرح کہ اس کی ایک ذوق بھی خارج نہ ہو تو اس کا بطلان دلی عقلی و  
 نقلی سے ثابت ہے کہ اشیاء میں خود ذات باقی ہی ہے اور اسے خرابی ذات پر قدرت  
 نہیں۔ یہ دیکھ کر نبیوں کے بیٹ میں کچھ ہے دھڑے۔ اہبان و اہستائوں کے سوا کسیر و سوا  
 اپنی عیارتوں میں تو اس کا کہیں بیاد نہ تھا۔ لہذا یزید و زبیر نے عداوت سے اپنی ایک ہی  
 شق کے دو ٹوٹے کر کے وہ تیسرا میں اس میں داخل کر لیا۔ درملیا والا ہوتا ہے ایک شق اور متصل  
 تھی کہ آپ کو عالم الغیب کو کہیں کر دو تو تیار جمیع علوم غریبہ کے اور نہ تیار مطلق بعض  
 علوم کے تاکر شراک ہوا آئے۔ بلکہ جابر بن عبد اللہ و قرقہ غلیطہ کے دو دروں کو حاصل نہیں۔ سو یہ  
 شق بیان ہوا کہ خود نہیں مگر اس کی طرف میں جواب کے اس قول میں اشارہ کر دیا ہے۔ کہ  
 اگر الزام نہ کیا مگر اسے تو فی حق نبی میں و جہر ق بیان کرنا ضرور ہے۔ یعنی اگر آپ کو عالم الغیب  
 کہنے اور دروں کو عالم الغیب نہ کہنے کا التزام کیا جائے تو شرعاً اس فرق کے متبرہ ہونے  
 پر دلیل لانا ضرور ہے۔ یعنی یہ ثابت کرنا چاہیے کہ عالم علم غریبہ کثیرہ پر شریعت نے عالم الغیب  
 کو اطلاق کرنے کی اہمیت دی۔ یعنی ولید علیہ کہتا ہے:

ایک شق بیان ہوا کہ حق کہ اللہ تعالیٰ کو مبدیہ و فیاض کو کہیں کر دو تیار مبدیہ و فیاض  
 اشیاء یعنی کہ خدوات الہی کے اور نہ تیار مطلق مبدیہ بعض اشیاء کے تاکر اشتراک  
 لازم آئے۔ بلکہ تیار مبدیہ و فیاض و قرقہ غلیطہ کے دو دروں کو حاصل نہیں سو یہ شق بیان ہوا کہ  
 مکرر نہیں مگر اس کی طرف میں جواب کے اس قول میں اشارہ کر دیا ہے کہ اگر الزام نہ کیا جائے  
 تو خدا و قرقہ غلیطہ و جہر ق بیان کرنا ضرور ہے یعنی اگر اللہ تعالیٰ کو مبدیہ و فیاض کہنے اور  
 دروں کو مبدیہ و فیاض نہ کہنے کا التزام کیا جائے تو شرعاً اس فرق کے متبرہ ہونے پر دلیل  
 لانا ضرور ہے۔ یعنی یہ ثابت کرنا چاہیے کہ مبدییت اشیاء غریبہ کثیرہ پر شریعت نے

مید غیاث اطلاق کرنے کی اجازت دی ہے۔

جناب تھانوی صاحب ذرا ان دونوں حدوں کی عقل کے تابع توجہ کی کسی ذی عقل مسلمان کے ہر میں بھی یہ شکیں گزرنے کی نہیں کہ ذلیل سی ذلیل اور ادا دنی سے اضافی مسند جو ہر گز کسہر ہر پاگل پر پائے میں پائی جائے۔ ہم اس سے اللہ و رسول کو موصوف کر کے ان کی یہ توجہ نہیں کرتے بلکہ یہ کہ جب تک اللہ تو اپنی ذات کا مبدع نہ ہو جائے نبی ملی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم علیہ السلام کو مطلق نہ ہو جائیں۔ ہم ان کی یہ توجہ نہیں نہ کریں گے۔ بلکہ قطعاً یہ تینا ان تفریق کا منشا ہی شقی تھی۔ جسے یہ خبا دانتہ پھور گئے تو اس نے ایمانی کی کچھ ہے کہ خصم کے مقابل وہ ہر برج اعلیٰ شخص جو ہرگز نہ اس کی مقبول نہ اس کو مقبول نہ کسی عاقل کے نزدیک معتدل ان کا اعلان بیان کر دیئے اللہ شق میں کیا دنیا وہی ان کے خصم کی مراد اور ہر عاقل کا ذہن اسی کی طرف جائے نہ جو ہر چاہیے یا بغرض غلط اشارہ کے گھونٹ میں چپائیے جسے آپ بھیجیں یا آپ کا ہیست۔

بہن تھانوی صاحب پاگل کے سوا کوئی بھی ایسی پلہ رکوت کرے گا؟  
کیون تھانوی صاحب اصل مقصود کو ہر میں چپا جاتا تھانوی بتا جاتا اور دوسری جمل باتیں کہ کسی کے وہم میں بھی نہ ہوں۔ ان کو یوں چک چک کر غیث بیان میں لا تا پاگل کے ہونا کس کا کام ہے؟

کیا آپ ان نیشن سے نہ چھوڑیں گے کہ مرو کو ہر کس نے کسی غیث کہ تم ان کو روک دے ہو۔ اور ہر عریح داغ ملا حق سے خود کو چھینتے جتے ہو۔ آخر پاگل تو ہر نہیں بلکہ بخیر سے بچنے کے لئے دانستہ جتے ہو۔ کیون تھانوی صاحب کسی بھی۔

سوال سی و چہارم: اصل مقصود فون بیکار دو مل باتوں پر لگانا جو کسی طرح ان کے خصم

ملہ بل و علاء علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کیا کسی کے وہم میں یہ تھیں اور اس پر وہ نا پاکیاں گانا کر سید علم عالم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ ہے۔ ایسا تو ہر پاگل ہر چاہے کہ ہے۔ جیسا یہ فیض خواہے یا تو ہر گز کہہا۔ ہوتا ہے۔ جناب تھانوی صاحب آپ اس تعدی میں تبدل بحث کا کچھ اور فائدہ بتا سکتے ہیں سوا اس کے کہ ان پند و مبدع نظر میں ہر شاکر اللہ و رسول کی جناب میں خباثتیں کیلیں۔ اصل مقصود یہ بحث کرتے تو وہ ان ملعون لفظوں کی کب گنجائش ملتی۔ دوسرے کوئی ملعون بات کہے تو اس کی شانت ظاہر کرنی مجبوری ہے۔ مگر وہ بات کہ نہ دوسرے نے کسی نہ اس کے قول خیال و ہم گمان میں نہ کسی عاقل کے نزدیک اس کی اصلاح گنجائش تھی وہ اپنے دل سے تراش کر لاکھڑی کرنی اور عظمت والی بات گمانوں پر گائیاں برسانی سوا اس خبیثت بد باطنی کے کس کا کام ہے۔ جسے مقصود ہی اللہ و رسول کی جناب میں گائیاں گھنٹا تھا۔ کیوں جناب تھانوی صاحب آپ کسی مسلمان عاقل سے اس کی نظیر پیش کر سکتے ہیں۔

میں جانتا ہوں آپ بے مثال نہ سمجھیں گے۔ اللہ و رسول کی جناب میں آپ یکہ کہے ہیں۔ ہم نفہم کہ یہ شال پیش کریں تو معاف فرماتا۔ حاشا ہم نہ وہ نہیں کہتے بلکہ بات یہ ہے کہ اللہ و رسول کی جناب میں گستاخی آپ ماسیوں نے کی اور مل بھی اور اسے بنائے کی رات دن فکر کمی تو یہ رکھا ہے کہ اگر اس طرز کا لاکھ کوئی دیکھ تھیں اور تمہارے بڑے کو کہے تو کتنا برا لگے۔ جس سے تم سچے جاؤ کہ ان واقعی تم سے گستاخی ہوئی اور تم نہ بھوتو مسلمان سمجھیں۔ چراغہ تقریر اپنے لیے اتنا برا لگتا۔ خدا اور رسول پر بے دھوکہ بکا۔ ایمان کا حال معلوم ہو گیا۔ لہذا دریافت ہے کہ زید کے حضرت اسماعیل دہلوی و جناب غازی و جناب نافوتوی و جناب تھانوی مسلمان ہر ایک صاحب نے لکھی ہیں۔ اس پر اگر کوئی دیکھ بول لائے کہ اگر بے نظیر سے یہ مراد کہ یہ لوگ معاذ اللہ اللہ کی طرح و حدیث اللہ کے کہے ہیں۔ جب تو اس کا اعلان ذیل نقل سے ظاہر ہے اور اگر یہ مراد لہان میں ہر ایک نے چھپے و خجاست کا ایک راستہ سے تو اس میں ان کی کیا قصص یہ سوال تو ہر گز نہ سوس کے ہوتا ہے تو چاہیے سب کو بے نظیر کرنا چاہئے پھر اگر زید اس کا التزام کرے کہ مل

میں ہر کسے، ستر کو بھی بلے نظر کروں گا تو بے نظریہ کہنے میں ان صاحبوں کا کیا کمال بھرا جس میں  
کتے، سڑک ٹک، شرک میں اور اگر ان تمام دنیا کے سوائے تو جناب اسماعیل، دہلوی، گنگوہی، نانوتوی  
تھا توئی کتے، ستر میں وہ فرق بیان کرنا ضرور ہے تو اللہ کو ایک جان کرنا کیا اسے ان صاحبوں  
کی توہین کرنے والا نہ مانو گے۔ حذر رہا تو گے اور ہم بھی کہیں گے کہ اس نے بہت ہی بدود  
بات کہی بلے تمہاری برقی اس سوراخ پر بے نظریہ کہنے کے کیا تمہارا اس کا یہاں کیا احتمال  
تمہارا اس طرف کس کا ذہن جا سکتا تھا کچھ بھی نہیں بلکہ اس بے بال کو ان عزائم کے سوراخ  
بکھاتا تھے۔ اس لیے بحث بدل کر اصل مقصود چھوڑ کر ان کے سوراخ لے کر چلا۔

ایمان سے کہنا یعنی نہی حالت ان دونوں پید و پید کی ہے یا نہیں۔ ہر کس کو کہا  
تجنی نئی بات کر لیتا ہے۔ ہر پاگل پرچار کمال آدھ بات دوسرے سے منہ مانتا ہے۔  
اس پر مدید فیض ہوتے یا مروب ماننے کا حکم کس نے کیا تمہارا اس کا یہاں کیا احتمال  
تمہارا اس طرف کس کا ذہن جا سکتا تھا کچھ بھی نہیں بلکہ ان ڈپاکوں کو منظور ہی یہ خدا اللہ و  
رسول کی جناب میں ایسے ذلیل و شرمناک الغافلین اس لیے بحث بدل کر اصل مقصود  
چھوڑ کر اصل یعنی علم مذہبیت کے کچھ بے بال ان تافق ہے کہ اس شخص کو عقل موف بے  
تہدیب کہیں گے۔ اور اس و پید پید اور سیدیا والے ملکہ کو کافر مگر اس کی بے بالی اسماعیل  
و گنگوہی و نانوتوی و تھا توئی کے ساتھ حق اداں پید و پید کی گستاخی اللہ و احد تھا تو رسوخور  
سید ابراہیم کی بارگاہ رحل رحلہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ وسیعہ الذین تلفعوا  
اسی منقلب تنقلبون۔

مسوالمی و پنجم۔ جب تھا توئی صاحب ملا خطرواں دونوں پید و پید یا صاف مریح  
ما نائل تقریر یہ ہے کہ اس حکم کی صحت کا نشانہ یا مطلق یعنی علم مذہبیت ہے یا علم و

مذہبیت محیط کائناتی یا مطلق ہے اور اول میں اللہ و رسول کی کیا تخصیص ایسے علم و مذہبیت  
تو ہر پاگل ہر ماور ہر کما ہر کس کو کہ حاصل میں تو ان سب پر یہ حکم بھی ہو چکا ہے۔  
یہاں تک بدعہ خود ثابت کر لیا کہ یہ منشا سب میں مشترک ہے اور باجم کچھ فرق نہیں۔ اس نئے  
فاسد پر پختہ چنی کباب دو حال سے خالی نہیں یا تو ان تمام کے کو کہ ہاں ہم سب کے لیے یہ  
اوصاف ثابت ہائیں گے تو اس میں اللہ و رسول کا کیا کمال جو اس میں جانو تک شرک میں  
اور اگر کو کہ نہیں نہیں بلکہ اللہ و رسول کے پیسے میں گے اور ان کے پیسے ہائیں گے  
تو اللہ اور کس کو کہا اور شی اور پاگل جانور میں وہ فرق بتاؤ۔ حلت کے مطلق علم و مذہبیت  
کا حصول تمہارا سب میں مشترک ہے۔ پھر حکم اللہ و رسول کے ساخن خاص اور کما کما کس  
پاگل جانور سے منتفی ہونا کیا معنی یہ صاف مریح ان کی تقریر کا منطوق ہے۔ اس میں تقریری  
شق کوہرے آگئی۔ ابتداء کے کلام ان لفظوں سے ختمی کہ اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے البتہ  
اللہ کی کیا تخصیص ہے البتہ۔ جس کا صاف مطلب نفی فرق تھا۔ یعنی انتہی بات میں سب برابر  
ہیں کس سب میں مشترک ہے کسی کی خصوصیت نہیں اور انتہائے کلام ان لفظوں پر ہوتی کہ  
نہی فرخی میں وہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ اس امر میں نہی و غیر نہی  
میں کچھ فرق نہیں۔ خدا و خدا میں کچھ فرق نہیں ہو تو بتاؤ کیا فرق ہے۔ تو اول تا آخر مسلسل  
متلاصق متناقض کلام کا آدھا آدھا تو کچھ حق زبان زور سے تمہارا احتمال داخل کیے جیتے  
ہیں۔ جواس تقریر کے بالکل خلاف ہے بیان تو نفی فرق پر ہو رہی ہے اور اس قیسرے احتمال  
پر فرق تسلیم کیا ہے۔ وہ بھی اتنا ظہور کہ آسمان و زمین کے فرق کو اس کے کچھ نسبت نہیں  
یعنی کہاں نہ کہ مذہبیت کہاں کس کو کہاں کہاں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے علم مذہب کہاں پاگل جانور کے۔ کہوں تھا توئی صاحب نفی فرق کی شق کو تسلیم فرق کی



رسلیا والے پر چڑھ کر اس لیے کہ اس فرقی بناؤں پر دونوں پیدا ولیہ کا حاصل تقریر وہاں تک تو مشترک رہا۔ اگلے ولیہ کو دو راہیں ہیں۔

۱۔ وہ کہہ سکتا ہے کہ زیر مسئلہ تھا اور میں مانع ہوں۔ مجھے انکشاف کافی ہے کہ صحت اطلاق کے لیے اس فرق کے شرعا معتبر ہونے پر دلیل لانا ضروری ہے۔

۲۔ ثانیاً؛ مسئلہ بنے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ اللہ عزوجل کے نام تو قریبی ہیں۔

صحت اطلاق کے لیے صرف صحت عینی کافی نہیں اور قرآن و حدیث سے نہ لفظ میرا نہ ثابت ہے۔ نہ لفظ یا من فوقی ہزاروں قسم کے سہی صحت اطلاق نہیں۔ مگر لیجیے چارے

نے اپنی دونوں گلیاں بند کر لیں۔ پہلی تو اس لیے کہ وہ اپنی مسماۃ لبط البنان کے منہ اقرار کر دیا کہ میں مسئلہ ہوں نہ مانع اور پہلی اس لیے کہ پچھارہ ولیہ کی کسی کوئی دلیل بھی پیش نہیں کر سکتا۔ لے سے کہ اگر کئے تو وہیں جو دلیل اول میں کہہ چکا ہے کہ اس میں ایہام ہے لہذا جائز نہیں اس تقدیر پر یہ وہی دلیل اول جو مانع کی کہ صرف صحت اطلاق لفظ میں بحث ہے تو اس سے اسی قدر متعلق اور یہ بین دلیل اول ہے۔ باقی ہر بیانات لغو و فارغ از بحث ہیں۔ حالانکہ وہی مسماۃ لبط البنان کے منہ اقرار کر چکا ہے کہ میں نے اس پر دو دلیلیں قائم کی ہیں۔ دوسری دلیل اس لفظ سے شروع ہے پھر آپ کی ذات مقدسہ پر لایا ہے چارے کی

دونوں گلیاں بند ہیں۔ کہیے ولیہ پیدا رسلیا والے پر چڑھ کر دیا گیا نہیں۔

موضوع جناب تھانوی صاحب ملاحظہ ہوئے چارے رسلیا والے نے کڑوا کر مارے مٹانے کے لیے اپنی دوشقی میں تیسرا احتمال داخل کرنے کے لیے ساتوں کرم کیے انکار فرق کو اقرار فرق بنایا۔ سوال عقیدہ کو سوال لفظ بنایا۔ نفی حکم کو تعویض حکم بنایا تینش مرادو معنی کو بحث لفظ بنایا۔ ابطال مشکا کو تسلیم مشکا بنایا۔ دلیل ابطال معنی کو دلیل حماقت لفظ بنایا غرض مسئلہ سے مانع نہ فرق گرگٹ کے سے رنگ بدل کر کولسا روپ تھا کہ دھیر اعلانیہ بیٹ بکر کہا۔ مگر کال ڈکٹا۔ کہیں نہ جناب تھانوی صاحب یوں نہ کوہاں۔ ہاں کو نہ بنا کر کون سے مجنوں کا علم کیا میں نہیں ہو سکتا۔ کون سے کافر کا لفظ میں نہیں ہو سکتا۔ اسی پر کہتے تھے کہ مصنف حسام المؤمنین اور تمام علما کے کرام حرمین شریفین رسلیا والے کا مطلب

نہ کھے۔ بیشک ایسا مطلب وہی کھے جس سے دونوں جہان میں خدا کیجئے۔ تھانوی صاحب بناؤں کا مزہ کچھا۔ ذوق امانت انت الاشوق الرشید۔

سوال اسی وہم و جناب تھانوی صاحب اب کر رسلیا والے کا لگو کھٹ کھٹ کھٹ کیا اور سب نے دیکھ لیا کہ کلام معنی میں سے نہ صرف اطلاق لفظ میں اگر یہ خیال ہے جیانی اپنی دوشقی میں وہ تیسرا احتمال داخل بھی کرے تو اب اس کی اس کھچلی تباہی کا حاصل یہ ہو گا کہ اگرچہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غیب کے علم کثیرہ جلیلہ شریفہ واقفہ حاصل ہیں اور ان کا یا جانور کا ایک آدمی ذلیل بات کا علم غیب میں فرق ہے تو بیشک مگر شرعاً اس فرق کے معتبر ہونے پر دلیل لانا ضروری ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بے حد و

پایاں علم غیب کی شرح کے کچھ قدر کی جو اور اسے حضور کے لیے تو صیت و مدح کا سبب جانا ہوا ایسا نہیں بلکہ شرع کی محکم میں مرث مدح نہ ہونے میں حضور کے علم اور ہر باطل جانور کا علم کیاں ہے۔ اس لیے کہ شرع نے اس فرق کا کچھ اعتبار نہیں کیا ہے۔ کیوں نہ جاتا تھانوی صاحب کیا رکھا فرق نہیں ہے یہ کیا تو یہی شان محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہیں یہ کیا مریخ ابطال قرآن و حدیث اجماعاً است نہیں۔

۱۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لے تھانوی صاحب پھر نہ کہتا کہ میں نے تو اطلاق لفظ عالم الغیب کے لیے منکر کیا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہر جگہ کے لیے اس کے کہتے رہا بلکہ ایسی کہی کہی کہی اور جب قیام مہندہ وسلم تو صحت مشتق سے کون الی اگر وہی ایہام لے کر دوڑا تو وہ دیکھو مسماۃ لبط البنان دور سے اٹھ کر دھما

رہی ہے کہ اوں ہوں تو پہلی دلیل میں میں اور دوسری دلیل میں ہوں ۱۲ منہ۔

۲۔ رسلیا اس کے علم کا بھی ڈھکا اقرار اپنے پیچ میں لے کر گیا کہ علم اقدس و علم ہر چیز پر دونوں بعض کو اختیار ہوا کیونکہ علم غیب کے بارہ میں پھر دونوں کو سادی کر دیا کہ حدیث میں علم اقدس اور حدیث علم ہر چیز پر دونوں مشترک دیکھاں ہیں۔ اس کے نہ کہ شرع فرق متبرک حق تو دونوں کو کیاں کیجئے جاتا۔ علم اقدس کی علت مدح ہونے سے علم ہر چیز پر کی علت کیونکہ جاتا۔



وما حول علی الغیب یقینین -

ہمارا غیب غیب کے بتانے میں ٹیکل نہیں۔ ہمارا غیب غیب کی تعلیم میں متہم نہیں کیے آپ کے کسی پاگل یا جانور کی بھی ایسی مرت فوٹی کہتے شرع نے فرق مغیر مانا نہیں ہے۔

۲۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لا یطہر من غیبہ احد الا من ارقت من رسول اللہ

اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں فرمایا مگر اپنے پیغمبر یہ رسول کریمؐ آپ کے کسی پاگل یا جانور کا بھی استثنایا ہے۔

۳۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وما احسان اللہ لیطہرکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبی من مرسلہ من یشاہدہ۔

اس لیے تمہیں کہ اسے عام لوگوں میں اپنے غیب پر مطلع فرمادے۔ ہاں اللہ اپنے رسولوں میں جسے چاہتا ہے چن لیتا ہے۔ کیونکہ آپ کے کسی پاگل یا جانور کو بھی مان فرمایا۔ کیا آپ کے پاگل اور جانور میں عام داخل نہیں۔

۴۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ولیس ساء لتہم لیقون انہما کنا نخوض وتلعب قل اما اللہ والایمان و

رسولہ کنتہم مستغزون لاقتدسوا وقد کفرتہم لجدایمان انحصمہ

اگر تم ہی سے پوچھو تو وہ ضرور کہیں کہ ہم تو نبی شیفے اور کھیل میں تھے۔ تم فرما دو

کیا اللہ اور اس کے رسول سے شٹھا کرتے ہو۔ ہاں ہے نہ تاؤ تم کا کافر ہو چکے۔

اپنے ایمان کے بعد ابو بکر بنی شیبہ، استاد امام بخاری و مسلم اپنے مصنف اور

ابن جریر وابن اللہ و ابن ابی عاصم و ابو الشیخ اپنی اپنی تصانیف میں امام اہل بیتؑ کا نام لیا ہے

تیمہ خاص عالم القرآن حضرت سیدنا علیؑ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی،

امہ قتال فی قولہ تعالیٰ ولیس ساء لتہم لیقون انہما کنا نخوض وتلعب

قال رجل من المنافقین یعد شتا محمد ان ذاقہ فلان یوادى کذا و کذا  
ما یدر بہ بالغیب۔

یعنی اس آئید کریمؐ کی شان نزول یہ ہے کہ ایک منافق نے کہا تھا محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں خبر دیتے ہیں کہ غلام شخص کا ناقرا فلان پگال میں ہے۔ محمد کو غیب کا کیا علم اس پر اللہ عزوجل نے فرمایا:

کیا اللہ و رسول سے شٹھا کرتے ہو۔ تم اس کلام کہنے سے کافر ہو گئے۔ (دیکھو تفسیر

امام ابن جریر طبع مصر جلد ۱ صفحہ ۱۷۱ و منشور امام بیال العین سید طبع مصر جلد ۱ صفحہ ۱۷۱)

تھا نوی صاحب اور سب یہودی صاحب اور سب و باہی صاحب جس نے محمد رسول اللہ

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مل کر کہا کہ غیب کا کیا علم۔ رسول کو کیا خبر۔ اس پر اللہ واحد

قدیر کا شوالہ پیغمبر مبارکؐ میں آپ کے کسی پاگل یا جانور کو کیا کہنے پر بھی کافر و کافر

کچھ نہیں بلکہ۔ کیونکہ شرع مطہر نے اس فرق طبل کا کتا علیہم اعتبار فرمایا۔ رسول والا پہلے تو

فرق ہی نہ مانتا تھا۔ اب ہمارے درجے مانا تو اسے بے اعتبار کر دیا۔ ہر طرح کا کافر

کا کافر ہی۔ کیوں تھا نوی صاحب کتا ٹھیک ہے۔

فائدہ: درایم بھی یاد رکھ لیں یہی لفظ یدر بہ بالغیب یعنی رسول کو کیا خبر

آپ کے امام جی اسماعیل و طبری صاحب نے اپنی تعریف الایمان میں لکھے ہیں۔

ان پر بھی اللہ عزوجل کا یہ فتویٰ کفر قابل حرا یا نہیں۔

۵۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وعلینہ من لدنا علما۔

خبر کر ہم نے اپنے پاس سے ایک علم دیا۔

تفسیر بیضاوی میں ہے:

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

دیکھ کر توحید الایمان میں یہ روایت لا تقولوا ما شاءوا و شاء محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہاں

وهو علم الغيوب -

وہ علم کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا وہ غیبول کا علم ہے۔

۷- اللہ عزوجل فرماتا ہے:

قال انك لن تستطيع معي مبدا -

حضرت نے موسیٰ سے کہا آپ میرے کامل پر میرے کہیں گے۔ تفسیر ابن جریر میں اس آیت کے تحت میں کہیں تا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے:

كان رجل يعلم علم الغيب فقدمه ذلک -

حضرت علم جانتے تھے ان کو یہ علم دیا گیا تھا۔

۸- اسی حدیث میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا:

خبر علی الصلوٰۃ والسلام نے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا

لہ تعطل من علم الغيب بما علمہ -

جو علم غیب میں جانتا ہوں آپ کا علم اسے محیط نہیں۔

۹- مرقاۃ شرح مشکوٰۃ شریف میں کتاب مقامہ حضرت عبد اللہ شیریازی سے ہے،

فقد ان العبد يشق في الاحوال فيصير الى لغت الروحانية فيعلم الغيب -

ہمارا عقیدہ ہے کہ بندہ ترقی مقامات پاکر حقیقت رومانی تک پہنچتا ہے اس وقت اسے

علم غیب حاصل ہوتا ہے۔

۱۰- اسی میں اسی کتاب مقامہ سے ہے:

يعلم العبد على حقائق الاشياء ويتجلى له الغيب وغيب الغيب -

فہم ایمان کی کثرت و حکمتہ و حقائق اشیا پر مطلع ہوتا ہے۔ اور اس پر غیب تو غیب و غیب کا

بھی غیب روشن ہوتا ہے۔

۱۱- امام شعرانی کتاب البراہین والبراہین فی بیان مقامہ الابرار میں فرماتے ہیں،

للمجتہدين القدم السواستمر في معرفة الغيب -

علم غیب میں اگر مجتہدین کا قدم منظور ہے۔

کہتے علم غیب کا علم صحیح ہوا یا نہیں۔ کہتے فرق معتبر ہوا یا نہیں۔ کہتے خود ان عظیم نے آپ پر فتویٰ فرمایا یا نہیں۔ کہتے اللہ واحد قہار کا فتویٰ بھی آپ کو قبول ہے یا نہیں۔ کیا اللہ عزوجل کوئی کہہ دیکھے گا کہ تمام المومنین کے حقیقوں کی طرح وہ بھی ہمارا مطلب نہ سمجھا اور ناحق کفر کا فتویٰ بڑھایا۔

تفسیر: متناہی صاحب یہ مباحث جلیلہ جو یہاں لے چکے کہ بحث خود میں ہے نہ کہ صرف الحقائق لطائف اور یہ کہ اطلاق لفظ سے منع ہو تو صرف برہان سے ایسا مام وہ یہ دلیل نہیں، دلیل اول

سے یہ دلیل ابطال منشاء حکم کر رہی ہے نہ کہ ایک لفظی حکم کا میان۔ اور یہ کہ غرض الامان کی

و شکی نہیں قبل امتثال کسی طرح نہیں سنا تا بلکہ اس کا مراد حقیقت ہے اور یہ کہ بزم باطل اگر وہ

تیسرا بھی لیجے تو اس کا سامل یہ علم غیب کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا ہوا ہے۔

شرعاً محض قبلہ تقدیمی۔ اس کا قبل نہیں کہ ان کے سبب علم غیب کا حکم ذات مقدسہ پر جمیع جو۔

یہ سبب مباحث و مکنا در ان طبع و دلیل کی دوسری کیا دی میں ہر ان کے اعادہ کی حاجت نہ ہو۔

دوسری دواں میں سب سے اولیٰ کا فتویٰ اور جادوں میں ایک نہایت رذیل وہ مکین بار ہے

جو حقاقت میں غیب النثل ہے۔ چوکی حب کسی شیطنت پر بہت سے ڈنکے کھاتی ہے نہ نہیں

یاد رکھا اور اسے جوڑ دیتا ہے۔ ان لید و مجید سے کہنے کو آدمی صورت ہو کہ ایک بدتر حالت میں نہ

ہوں۔ اگرچہ ہے یہی کہ بل حصار ضل سبیل۔

تفسیر: اس کے بعد اسد لبط البنان نے مسئلہ غیب کی نسبت چند سطروں میں کچھ بڑکی ہے

اس کا جواب باقر الوہاب نے مستقل رسالہ سے پیشہ کیا۔ مجھے تو یہاں کر لیا والے کے کفر سے

بحث ہے۔

سوال چہلم: جناب متناہی اس تمام خرابی لہرہ کے بعد ان دونوں طبع و دلیل کی سب سے

پچھلی سب سے بدتر دوسری کیا دی برادری بہت دھری، شرع پشی، وطنائی، بلے جانی تلاظہ

لہ الحمد للہ و ہر سال سے تیار ہے۔ احوال انسان الیٰ تک الحقائق لبط البنان نام ہے۔ طبع اہل

سنت بریلی سے اسی زمانہ میں چپ کر شائع ہوا۔





اور لیسن طرطیس بادشاہ کی کیا تخصیص ہے یہ تو فرقاب راہبہا، مکہ، ہر زمیں دار کیلکہ  
اپنے گھر ہوگی بجا کر کہتے تو ترستے طور پر سب سلطان خاہر کلانے کے لائق ہوا میں  
کیلکہ صورت میں نامہ سلطنت نے بادشاہ کی زمین کی یا اس کی عظمت جنائی اور باغی  
نے جس کی سلطنت خاہر کے بلے دور کی محاسن کی تبلیغ و ترغیب کی۔

۳۔ اگر بادشاہ وقت کے ڈر سے حق بول دے تو شکست کی صورت میں اس طاعی نے توہین بادشاہ کی اور دوسری میں نائب سلطنت نے حق کہا اور باغی بنے تو توہین کی جتنی اس کا رواج کیا تو دونوں کے کلام میں فرق بتائیے۔ آپ کے طرہ پر تو اس طاعی اور نائب سلطنت دونوں کی بات ایک سی ہے۔ دونوں نے تسلط کل زمین کی نفی کی اور تسلط بعض مسخرہ زمین کی بادشاہ سے خصوصیت حاصل کی ہے کہ وہی کرنا ہی بادشاہ کی توہین کرنے والا ظالم اور نائب سلطنت اس کی توہین کا کارکنہ اور ظلمت کا قائم رکھنے والا ہے۔

خاندانی ماحول ایسا بھی آپ کو دل میں سوسا سوخا یا نہیں۔ جو فرق ان خاندان میں بتاؤ گے وہی ظاہر کر دے گا کہ یہاں خضع اور ایمان والا عمر رسول اللہ علیہ السلام کی تعلیم و سکھ کی عظمت علیہ السلام کی طرف سے جو تعلیمی تقنین کو برپا کرنے والا ہوا۔ اور شمار ہوا واقعات و طوائف نامیاں سلطنت نے نہایت کم اس کم قدری کو کہ باغی قلاسنہ سنے گا کہ۔ رو کیا اور اس کی عظمت علیہ السلام کا ثبوت دیا۔

سوال اچیل و پھارم : میں جانتا ہوں کہ کتاب کو اتنی عقل سے بندھ کر کہو کہ روشن شانوں کے  
 بعد میں مطلب نہ ہو۔ جو کہ جب تک اصل مشاعرہ غلامیہ صریح تنبیہات سے نفس مقام پر اس کے قلعہ بن  
 دکھا کر چھپی ہو کر دی جاتے۔ پھر یہی جناب کا سچا بیان اگرچہ اقبال خرق عادت ضرور ہے۔ مگر  
 ایک احتمال یہ بھی تو ہے لہذا بتائیے کہ :

جانب کے دو مکبر عرفی تعریف یعنی در اعظمی تعریف یعنی مہیا در میں کوئی فرق ہے یا نہیں۔ یعنی معرفت ذکر کہ عبارت ائمہ میں لفظ تعریف سے ہم کو ارادہ میں کے معرفت کا سادہ ہونا چاہئے یا نہیں۔ معرفت اس پر لہ معرفت پر مفہوم ہوتا ہے یا نہیں۔ مجال دو یا چار سے معرفت خواہی مخواہی دو یا چار ہو گیا یا نہیں۔

۲۔ معرف سے اس کا اعلیٰ و اظہر ہونا ضرور ہے یا نہیں؟

۳۔ وہ تمیز کے لیے جرتا ہے یا ابھام کے لیے؟

۳۔ معنی مبہم نامتبعین کا اس میں ارادہ باطل ہے یا نہیں؟

سوال چہل و پنجہ: صوفی کی دوزخوں میں ادا نہ ہونے والے توحید میں اور احوال میں و عمل میں ہیں یا نہیں۔ مثلاً علم یا اللہ اگر اس نے متعلق علم اور بوجھے یعنی کسی شے کا علم اگرچہ ایک ہی کام ہو۔ اگرچہ وہ چیز ادا نہ دے کی جو توبہ سے کرتا ہے کہ اور اگر علم مطلق مراد ہو یعنی جمیع معادلات کا علم اس طرح کہ کوئی شے اس سے خارج نہ رہے تو یہ سب سے برتر درجہ ہے۔ یہ دوزخوں میں ہیں۔ مگر وسط اپنی کڑے نہ ادا اور برتر سے کم اس میں لاکھوں بلکہ بیست تباہی یا انتہی ہیں کہ دوزخ کا علم ہو، ولس کا، شکوہ کا، ہزار کا، لاکھ کا انڈیوڈ لک۔ تمام مراتب ادا دیان میں ہیں۔ کیا ایسا ہے یا نہیں؟

۲۔ علمائے جامعہ مطلق کو ادنیٰ یا اعلیٰ پچھل کے سوا اور ساد پر عمل کو اسی عدم تعین کی بنا پر کہ ترجیح بلکہ مرجع الذہم اُسے گی۔ سو فرمایا ہے یا نہیں؟

سوال چہل و ششم: ۱۔ کیا وصف درج کے لیے اسی حد پس ہے کہ فی لنبہ ایک ثروت مالی بات ہو اگرچہ عام مبتدل اور ہر کس و ناکس کو شامل ہو۔ مثلاً تھانوی صاحب لکھ کر فرماتے ہیں کہ

مذلل و توجہ در و ملتند  
پیشماں تو زیر ابر و استند  
سے دسم برین دشناں بر سر  
سے پیہر موچو خرس در بر  
تو کیا اسے مرعہ سجھا پائے گا  
تو کس قدر استعزا کا عالم کجا  
خود مژدیر اور اوصاف سن  
ہیں کہ لغتہ خلقنا الانسان فی احسن تقوید کی خبر دیتے ہیں۔

۲- بایہ لازم کہ وہ ممدوح ہی سے خاص ہو۔ اس کے بغیر اس اصطلاح بایا جائے۔ قرآن کریم نے ہمارے حضور پر نور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت فرمایا:

محمد رسول اللہ - اور فرمایا:

يُسْ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ .

اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نسبت فرمایا:

ولقد اصطفینا فی الدنیا و ان فی الاخرة لمن الصالحین۔

کیا رسالت صرف ہمارے حضور اور صلاح صرف سیدنا ابراہیم کے ساتھ خاص ہے۔ ان کے سوا نہ کوئی رسول نہ صالح۔ علی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم۔

۳۔ وہ ممدوح پر حضور نہ کسی کی یہ ضرور ہے کہ ممدوح اس پر مقصور ہو۔ یعنی اس کے سوا ممدوح میں کوئی وصف کمال ہے ہی نہیں۔ کیا کسی معتمد کی بنا دو وصف سے ممکن نہیں۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سوائے رسالت اور ابراہیم علیہ السلام کے اور وصف نہیں۔

۴۔ قدر میں سے نہ کسی کی یہ ضرور ہے کہ ہر جامع جملہ اوصاف ممدوح پر ایک ہی کے کہنے میں جملہ صفات ممدوح آجاتے ہیں۔ کیا وصف رسالت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جملہ کمالات اور وصف صلاح سیدنا خلیل اللہ علیہ السلام کے جملہ فضائل کو شامل ہے۔ ایسا ہر تو جتنے رسول ہیں سب علیہ کمالات محمد علی صاحب افضل صلاۃ والتحیہ سے مستثنت ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کوئی تفصیلات خاتمہ نہ رہے۔ جتنے صالحین ہیں سب تمام فضائل خلیل الرحمن صلاۃ اللہ تعالیٰ وسلۃ علیہ سے موصوف ہوں۔ کیا یہ آپ کے نزدیک ہے۔

۵۔ کیا اگر کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت کہے کہ جو خیریاں اور کمالات اللہ نے ان کو بخشے ہیں۔ وہ سب رسول کہہ دیتے ہیں۔ آجاتے ہیں۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تمام خصائص علیہ السلام کو بیان نہیں کیا وہ خصوصیات و آراء و احادیث متواترۃ المعنی و الجماع اور مختلف و مختلف کا مطلب ہو گیا یا نہیں۔ کیا آپ سے گراہ بدین مثال مصلیٰ نہ کریں گے۔

۶۔ اگر وہ خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد اور حضور کی مراد ہی بتائے کہ جو خیریاں اور کمالات اللہ نے مجھ کو بخشے ہیں۔ وہ سب رسول کہہ دیتے ہیں۔ آجاتے ہیں۔ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انکار کیا یا نہیں۔ وہ حدیث متواتر

من کذب علی متعمدا فلیتبوء عقوبتہ من اللہ اس کا مورد ہو کہ مستحق مذہب نار و عقوبت جہار ہوا یا نہیں۔

۵۔ شمول جملہ اوصاف ممدوح بھی نہ کسی کی اس کا اعظم اوصاف ممدوح ہونا ضرور ہے کہ اور جتنے اوصاف ہیں سیاسی سے نیچے ہوں کیا اوصاف مدح میں تعلیم و اعظم نہیں ہو گئے کیا تعلیم سے بھی مدح جائز ہے یا صرف اعظم سے۔ کیا کسی معتمد کی بنا میں دو وصفوں کا ذکر ناممکن ہے۔ کیا وصف صلاح سیدنا خلیل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اعظم اوصاف ہے۔ صدیق ہونا ہی نہ صل صاحب شریعت ہونا، مرسلین میں سرگرم اولوالعزم سے ہونا، خلیل الرحمن عزوجل ہونا کیا وصف صلاح اس سے اعظم ہے؟

۶۔ قرآن عظیم نے جو منہم عظیم کے چار گروہ بیان فرمائے

من النبیین و الصدیقین و الشہداء و الصالحین۔

ان میں ایک وصف دوسرے سے اعظم ہے یا نہیں۔ یہ تو اس ترتیب پر کہ قرآن عظیم نے فرمائی یا اس کے خلاف۔

۷۔ کیا ہمارے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سب سے اعظم وصف رسالت ہے؟ اگر کوئی شخص مدعی ہو کہ اللہ کے حق میں رسالت سے بڑا کوئی مرتبہ نہیں وہ منظور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خاص تر اوصاف علیہ السلام کو بیان نہیں؟

۸۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہیں ایسا فرمایا ہے۔ اگر فرمایا ہو تو شان و بکے و در حضور کی طرف اس کی نسبت کرنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر انفرادی محکم حدیث مذکور استحقاق نار و عقوبت خدا ہے یا نہیں۔

۹۔ یہ بھی نہ کسی کی یہ ضرور ہے کہ وہ وصف اپنی غایت اقصیٰ نہایت اعلیٰ پر ممدوح میں پایا جائے۔ اگر اس سے زیادہ ممکن ہو تو اس کی مدح اس سے نہ کر سکیں گے۔

۱۰۔ کیا اللہ عزوجل نے علم و وسع و جود و قدرت سے اپنے عباد مرسلین کی مدح نہ فرمائی۔ کیا اللہ عزوجل نے علم و وسع و جود و قدرت ان سے نہ فرمائی۔

۱۱۔ تنہا ہی انفرادی ضرور نہ کسی کی یہ لازم ہے کہ جس وصف سے ہم مدح کریں اس کی

ہے کہ اس فضل علیہ کی مقدار تک عقول دیگران کی رسائی نہیں۔ یا اہام ستانی و نانی  
در تنہا ہر سو جھانے دیتا ہوں کہ ان سوالات میں متعدد وغیرہ خصوصاً ۱۴ میں ایک ایک  
جبر کے تحت میں کی گئی خبریں۔ جناب تھانوی صاحب براہ عنایت فرمائی۔ ہر سوال و ہر خبر  
کو جدا جدا جواب دیں۔ ارکان کمال کی نہیں ہدی۔

سوال چہل و نهم: ہر کلام کی محنت کا جو نسا دہوا سے صحیح نہ مانے وہ اس مثال کا منکر ہوگا  
یا نسا دہمت مان کر محنت نہ لے گا۔ ہر تقدیر اور ہر کلام انکار اس مثال کا انکار ہائے گا  
یا کسی دوسرے مثال کا۔ ذرا سمجھ کر بولنا۔

سوال چہل و نهم: بارگاہ سلطانی میں قرب خاص کا ایک مرتبہ جلیلہ علیہ ہو کہ کوئی  
شخص اپنے کسی ہر وہ جہ کے سبب اس تک نہ پہنچ سکے۔ اس کا حصول محض فضل و  
عطائے سلطان پر موقوف ہو۔ سلطان جلیل الشان اپنے بعض جمہور خاص اراکین  
سلطنت معظمانہ مملکت کو اپنے فضل سے اس بقیہ جلیلہ پر ممتاز فرمائے۔ بعض بے اور  
باقی کو فضل و عطائے سلطانی سے محروم ہیں۔ اس مرتبہ جلیلہ کو اس سے بہت کم درجہ  
کے اوصاف پر فوہا ہیں۔ اور تصریح کریں کہ وہ مرتبہ اس ان اوصاف نام نہ نہ نام ہے  
تا کہ ان معظمین کا اختصاص نائل اور سلطان کا فضل خاص منفی و باطل ہو اور وہ اوصاف  
ایسے ہوں جنہیں خود کہتے ہیں کہ ذلیل و خسران افراد میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور  
ان معظمین کو اس کے لیے ان میں بھی کوئی امتیاز و تفریق قطعاً شرکت اراکین کی نہ ہر  
سکین۔ بلکہ کوئی عمل و فعل و خیر و شر۔ بیان و بولی کو بھی شامل ہو سکے تو آپا انہوں نے  
اس مرتبہ جلیلہ علیہ کی مرید تو ہیں کی یا نہیں؟

۲۔ مرتبہ جلیلہ خاص ممتازہ قابل شرکت اختیار کر اس سے کم درجہ کے اوصاف مشترکہ  
ہر دوا ان اس مرتبہ کی تحقیق ہے یا نہیں؟

۳۔ یہی تحقیق درکنار خود ان اوصاف میں ہر کس و نا کس کی شرکت ماننا اس فضل جلیل کو  
مبتذل و ذلیل کر دینا ہے یا نہیں؟

۴۔ کیا غلامان سلطنت ان سے نہ کہیں گے کہ گشت خ مسافر جب تم نے وہ مرتبہ جلیلہ

مقدار ہم کو معلوم ہو و در حد نہ ہو سکے گی کیا اہام ہر کے لیے یمن الیہا ہی مفر ہے  
جیسے اولیٰ علی کی ایک بغا نہایت درنہ ہو خود قد اہام نہیں کرتے اور اسے اربعہ داخل  
فی اللہ نہیں مانتے کیا رب عزوجل کا درجہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
میں فرما فاضلی الی حد ما لا دمی کمال درجہ نہیں کیا اس کا درجہ والا کے افراد  
انک لعل خلق عظیمہ میں خلق کو منحور وانا مفید تعظیم نہیں۔

۵۔ مسماۃ لیسط البیان نے ہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو صحیح علم عالمہ شریفہ متعلقہ  
ثبت کا جامع اور حضور کے علوم غیب کو کہا ہے۔ وافرہ عظیمہ پر دروہوں کو حاصل نہیں  
یہ اقوال اقل سے ہیں یا مرتبہ مسلمانوں کے دکھاوے کے کہ بتولوں یا خواصہ ما  
لیس فی قلوبہم۔

۶۔ اگر نہ کا درجہ اس پر یہ اقوال دن سے تباہ ہو گیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
کے یہ علوم عالمہ شریفہ وافرہ عظیمہ خاص قابل درج ہیں یا نہیں۔ ان سے رسول اللہ صلی  
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی درجہ ڈنکار کیسے ہو سکتے ہیں؟

۷۔ اگر قابل درج ہیں اور ان سے حضور کی درجہ صحیح وقت ہے تو کیا آپ ان کی مقدار معین کر سکتے  
ہیں کہ کتنے علوم غیب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہیں۔

۸۔ اگر کرام مثل امام قاضی عیاض و امام احمد قسطلانی وغیرہ کا اہر قدست امر راہم نے  
حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علوم غیب کی نسبت فرمایا:

چہرہ لا یدیک ہی تحریر

ایک سمندر ہے جس کی تمام معلوم نہیں اور غلی قاری نے فرمایا:

علمہا انما یکون معلوماً من معلوم علمہ و نہوا من بحور علمہ۔  
تمام بحور و قلم کے علم میں ہیں سب ماحضات و مایکون داخل ہے حضور اقدس  
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مکتوب علم سے ایک سطر اور معلوم حضور کے سمندوں سے  
ایک نہ نہیں۔ اور اس قسم کے مد ہا کلمات علماء نے کرام ہیں۔ یہ واقعی ہیں یا آپ کے  
وہ علم کوئی خوشامد سے لکھ دیتے ہیں۔ اگر واقعی ہیں تو یہ اہام عظیم اور اصل فی الدرج

فقط ان اوصاف کا نام رکھا اور اس کے اصل مناسبت یعنی فاضل و اختصاص پارکھا و سلطانی سے انکار کر دیا اور خود کہتے ہو کہ یہ اوصاف ناقصوں کا صریح بلکہ ذلیلوں کی باتوں میں بھی پائے جاتے ہیں تو تمہارے طور پر یہ سب ذلیل بھی اس فاضل جلیل سے متعین نہیں ہے اور معاذ اللہ ان میں اور ان معظموں کی کام بھی کوئی وجہ اختیار نہ رہی کیسے ان معظموں نے ان لوگوں پر یہ اعتراض حق ہے یا نہیں؟

۵۔ کہنے سے مراد جلیل کی توہین ان کے اب گستاخوں نے کی یا ان خدام سلطنت نے جنہوں نے ان کے کلام گستاخی کی شانت کا سر کی گستاخ کی گستاخی جتنے والا دعا خدا خود گستاخی کرتا ہے یا گستاخی کا رد۔

سوال چہل و پنج: معظموں کی اراکین سلطنت کے بعض اوصاف غلطیہ ایسے ہوں کہ ان کی طرف اعلیٰ حضرت سلطانی سے خاص ہے اور طرف ادنیٰ ہر کس و ناکس میں موجود مگر یہ معظموں اس کی ایسی جلیل عظیم متدار سے متعین و مخصوص ہوں۔ جس کے سبب وہ اوصاف ہی ان کے دامن فساد کی طراز اور فکر عاید اور خود نکلا و سلطانی میں ان کیسے وجہ اختیار نہ ہوں۔ خدام سلطنت اراکین کی کام کی ان اوصاف سے مدح کریں تو یہ مدح صحیح و درجہ ہے یا نہیں؟

۲۔ طرف اعلیٰ اور رعیت سلطانی کا مرتفع مقام ہوتا ہے کہ خاص بحیثیت سلطان ہے۔ اس کا رادہ و درکنار مدح اراکین میں اس کی طرف ذہن اس کا جائے گا۔ یہ یقیناً سلطانی سے باقی اور اس کی سلطنت میں اور دونوں کو شریک کرنے کی دھن میں جو۔ یہی طرف ادنیٰ کہ ہر کس و ناکس میں موجود وہ کسی کچھ بے خبر یا کچھ پاگل کے سوا مقام مدح اکابر میں طرز نہیں ہو سکتی۔ اب اگر کوئی بے ادب بد بگام دریدہ ذہن تکبر زام اس مدح اکابر کا رد کرے تو یہ مدح اس کے ہر غلط و باطل ہے اس وصف کا حکم ان اکابر پر صحیح نہیں کروہ یہ وہ چاروں طرف حضرت سلطانی سے خاص اور غیر کامل ہیں ان اراکین سلطنت کی یہ خصوصیت۔ الیہ تو ہر ذلیل و خسیس میں موجود ہے۔ ان میں اور ان کی باتوں میں فرق کیا ہے۔ کیا یہ سرکش باغی و طاعی اور عداوت اراکین سلطنت کا باغی

ہوایا نہیں؟

۴۔ اراکین کی کام کی اس مدح جلیل کا باطل کہنے والا ہوا یا نہیں۔ ان پر اس نقیضت کے حکم کو اس نے فریضہ کیا کہ نفس نقیضت کا باطل کیا یا نہیں۔

۳۔ خدام سلطنت کا کلام مدح تھا اور مدح میں چکر کوئی الیہ مبتذل وصف مراد نہیں ہو سکتا تو اس کا احتمال ان کے کلام میں تھا یا اس نے تعدد آخر تکرار کے اس وصف جلیل کو اس مبتذل و ذلیل پر حوالہ۔

۵۔ معظموں کے وصف جلیل کو وصف ذلیل پر حوالہ اس وصف اور ان معظموں کی توہین کرتا ہے یا نہیں؟

سوال پنجم: تھانوی صاحب علیہ السلام کا بیان تو معلوم مگر آخر کوئی دھرم رکھتے ہیں ان سے اسی دھرم سے کہلائیے کہ صورت ادنیٰ مذکورہ سوال ۴ میں خدام سلطنت نے ان باغیوں کی گستاخی روکی یا نہیں۔ کہ خود ان تیشوں کے کلام میں تو یہی جتنی اور صورت مذکورہ میں جو اس سوال ۴ میں ہے۔ کلام خدام سلطنت غلطیہ اراکین تقیانیہ میں۔ اس باغی شک کے اس مدح جلیل کو وصف ذلیل پر حوالہ کر خود گستاخی کی یا نہیں۔ کہ ان باطل و ملاحوں کے کلام میں تو یہی جتنی۔ اس نے اپنی طرف سے توہین ایجاد کی۔

۲۔ ان سے کہتے دھرم سے کہیں صورت ادنیٰ میں ان خدام سلطنت کا وہ رد تو یہی قرآن کریم کے ایہا تو تمہارے طور پر اراکین کی کام کی کچھ خصوصیت درجی۔ وجہ اختیار نہ رہی۔ صورت ثانیہ کے اس باغی طاعی کے لیے سند ہو سکتا ہے۔ یہ عقلمند جلیل شخصیت ماننے والے ملاح کار مدح کے خود گستاخ کہ اس میں ان اراکین کی یہ خصوصیت۔ الیہ تو ہر ذلیل میں موجود ہے۔ اراکین اور مکینوں میں ہر فرق بیان کرنا ضرور ہے۔

۳۔ کیا اس طاعی کو گناہ کہ انکار شخصیت دونوں کے کلام میں ہے۔ اس کی مدح جلیل توہین نہیں۔ تھانوی صاحب علیہ السلام جتنی باغی۔ کیا طاعین کر آپ بھی اس طاعی سے نہ کہتے کہ وہ مردود و خود شکستہ شخصیت نہیں بلکہ ان کے اب باغیوں



پر رد کرتے ہیں کہ نوک و تارسے میں پر تنقصیس نہ رہی اور تو خود منکر تنقصیس ہو۔ اور  
تائین تنقصیس یعنی مدحین اراکین کار و کیا اور اکابر غلام نو ذلیلان پیام سے لایا۔  
کیا اس سے نہ کہنے کا کرد و دیوانہ ہوا ہے۔ رد تو عین کوسند تو میں بتا ہے۔  
تیر می مت گندی کیسے عجیبیت دیوبندی کو تو اسلام کو کوکر کیا پتا ہے۔ مسلمانوں پر  
اپنا کوڑھ پٹنا چا پتا ہے نہ

اخیا صاحب الشیطان مالک خطی الانبیاء

کیوں تھا نوی صاحب یہ حق ہے یا نہیں نہ

تھا نوی دین میں کہ جھگک خدا لگتی کچھ

مدعی لاکھ پر بھاری سہ گواہی تیر می

سوال پنجاب و حکم: جناب تھا نوی صاحب کیسے ابھی یہ ناپاک و دیر پلید اور رسلینا  
والا لیدر کیسے یا نہیں۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہندی کی پندہ می پائیں گے۔ ان الحقوں سے  
فرامیہ کر دو کر او تو طین کرالو (دیکھو سوال ۴۸) وہ سلطان جلیل البراؤن رب العزت جل جلالہ  
ہے اور وہ مرتبہ جلیل کر محض فضل و عطا سے سلاقی ہے۔ رسالت و نبوت اور وہ اراکین  
سلطنت معلمان مملکت جن کو سلطان نے اپنے فضل خاص سے اس مرتبہ جلیل پر مستان فرمایا۔

حضرات انبیاء علیہم افضل الصلوٰۃ والتا اور وہ بے ادب باغی کر فضل و عطا سے سلاقی  
سے منکر ہو کر اس مرتبہ جلیل کو اوصاف باذل پر ڈھالتے ہیں۔ فلسفہ میں۔ اتر وہ خادمان  
سلطنت کران بے ادبوں کی ان گستاخیوں کو ان پر مار رہے ہیں۔ یہ علماء۔ کیوں تھا نوی  
صاحب جلیل و دیر پلید جنہ ان جاہلوں کے کیا منہ لگیں۔ آپ تو پتہ نہ لگے ہیں۔ ایک آدھ عالم کی  
کچھ محبت اٹھائے ہوئے ہیں۔ دیکھئے تو اس طرح موافق میں اسی موقف اسی مردمانی  
مقصد ہاں ہاں اس بحث میں جس میں سے ایک مکرر یا یہ ساقہ لبط البنات نکل لائی اور باقی اپنی مخفی  
جیب میں چھپائی۔

۱- شروایت مذکور میں یہ عبارت تو درست تھی۔

النبی مند اصل الحق من الاشامرة ونبو صمد من الملیین من ال لہ

اللہ تعالیٰ من اصلطا من عبادہ اس سلتک او بلغہ مدعی او نحو ہوا  
یشترط فیہ شروط من الدحوال المکتبہ بالریاضات والعبادات و  
استعداد ذاتی کما ترمیمہ الحکماء دبل اللہ سبحتہ یختص بہ رحمتہ من  
یشاد من مبادی الخالق سبحتہ و مودعہ متعلقہ بالمشیتہ فقط و هذا  
الذی ذهب الیہ اصل الحق من ادلی القول بالقاء المختار الذی یفعل  
ما یشاء و یختار ما یرید۔

کیوں تھا نوی صاحب اس عبارت سے مسلمانوں اور فقیہوں کا اصل منشاء نزاع  
کیا سادہ وضع تھا کہ یہ مرتبہ جلیل ہمارے نزدیک محض فضل و عطا و وہیب کر یا ہے  
جھک کر کی کسب و جہد سے کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا۔ بخلاف فلاسفہ کہ وہ عجیبیت اس  
سے منکر ہیں کیا اس میں ماف مرید بھی کہ ہمارے ان کے اختلاف کا مبنی یہ ہے کہ  
انہ تو دلی ہمارے نزدیک تادعہ ہے جو چاہے کہے اور فلاسفہ اس سے کافر ہیں۔ کیوں  
تھا نوی صاحب ساقہ سلاکام کیا یہ ہم کو گئی جس سے کسلا کہ فلاسفہ اصل مناد نبوت  
اور اس کے انتقام سے یہاں بھی تھی کے منکر اور اسے کسی مانتے ہیں۔ کر یا منت  
و غیرہ سے حاصل ہو سکتا ہے؟

۲-

اسی کے متصل تھا: اما القاد سفہ فقالوا انہی من اہتم فیہ خواص ثلاث۔  
جس سے روشن تھا کہ یہاں فلاسفہ علوم غیب سے حضرت انبیاء کے کرام علیہم افضل الصلوٰۃ  
والسلام کی طرح نہیں کر رہی ہیں۔ بلکہ ان کی تفریق فلسفی جامع مانع یا پتا ہے۔ جس  
سے ثابت کہ جس میں یہ تین باتیں باقی جائیں وہ جہنی ہے۔ کہے باشند کیوں تھا نوی  
صاحب ساقہ یہ دو درجہ بھی کیا ہضم کر گئی کہ فرق محض نہ کھلے جائے۔

۳-

اسی کے متصل ان تینوں باتوں سے جن کا اجتماع فلاسفہ کے نزدیک بھی ہو جائے  
کوہں ہے۔ پہلی بات کہے بیان میں خود متن موافق میں تھا:

احد ھا ایستکون لہ اطلاع علی المفیجات۔

جس میں لفظ اطلاع نہ تھا کہ قبل و کثیر سب کو شامل ہے ایک ایک بات بھی گذشتہ

وائندہ وجود کی معلوم ہو جائے۔ اس پر ملاحظہ ہے کہ:

لہ اطلاع المغیبات الکلائیة والخاصیة والایة۔

کیونکہ قنوی صاحب مقام، مقام تعریف ہے اور تعریف منافی ایمان اور مطلق اطلاع والاعلام مطلق کے اندر اساطیر متناہی ہیں خاص متناہی کی تعین پر عبارت والہ اسلام کو دلیل کیلاستہ یا اس کی طرف سے آپ پر اس سے کہہ سکتے ہیں کہ دین یا تشریفات پر از یاد کو کتنی تعداد کے غیب جانتا ہے جو لازم اور اس کے غیر کو محال اور حسیہ تعین ناممکن اور بعض غلط سوچتی ہوئی توہم گز الفاتر تعریف میں اس سے تعرض نہیں تو کمال ممکن نہ رہا۔ مگر طرف ادنیٰ کو مطلقاً بعض غیب پر اطلاع اگر ایک ہی پر ہو یا طرف اعلیٰ کو بعض غیب کا اطلاع ناممکن ہے کہ باہر نہ رہے اور ثانی خود فلاسفہ کے نزدیک نبی کے لیے ضرور نہیں تو قطعاً اول متعین رہا اور قول فلسفی کا حاصل یہ تھا کہ ایک غیب پر بھی اطلاع ہو جائے تاخیر نہ رہی ہے۔ اگر میں یہ بات پائی جاتے وہ ضرور ہی ہے۔ قنوی صاحب مآثر یہ تعبیر بھی کیا مہم کر گئی۔ جس سے فلاسفہ پر اعتراض علماء کا منشاء کھلتا؟

۳۔ اسی کے متعلق خود فلاسفہ جتنا سے اسی اصول کے بیان میں منقول تھا۔

وحکیم دستکزد لک اطلاع فی حق النبی وقد وجد لک فیہ من قلت شواہدہ لریاضۃ ادمرضی اللہ عنہ فان ہولاء تعدی لعلوم غیبات ویخبرون عنہما کہ اشہد بہ التسماع والتجارب بحیث لا یتقی فیہ شبهة للعصفیین۔

جس سے ظاہر تھا کہ ان محققوں نے اطلاع علی الغیب کو انبیاء سے خاص مان کر خود نبی پر یہ کہہ دیا کہ انبیاء و راسخین والے اور مدار اور سوتے آدمی بھی غیبوں پر مطلع ہو جاتے اور غیب بتاتے ہیں۔ جس پر ترجمہ ایسے گواہ ہیں کہ انصاف والوں کو اس میں شبہ کی گنجائش نہیں۔ قنوی صاحب مآثر یہ جو تحقیقی مہم کر گئی جو خاص منفعہ لازم فلاسفہ و اعراض علماء تھا۔ قنوی صاحب اس طراز کے یہ قطع بریدوں کے طومار دیکھتے نہ سکیے۔

۵۔

اسی کے متعلق عبارت کہ قلنا ما ذکرتمہ مردود جواس مردودہ نے نقل کی اور اس میں بھی ایسا لفظی ٹک لے کر یہ جملہ کہا اور بعد ہیست جو تشریح للمعنیات ضمیمہ والموضعی والناشعین فلیست تسمیہ بہ النبی من غیر مہم کر گئی جس سے واضح تھا کہ یہ نبی وغیرہ میں اختیار نہ رہنا فلاسفہ کے اس قول حقیقت کی حیثیت ہے جو اجماع ان پر وارد کی گئی ہے۔ نہ کہ عاذ اللہ خفض الایمان والے کی طرح علماء خود نبی وغیرہ میں فرق کے منکر ہو رہے ہوں مسماۃ یہ پانچوں بھی ٹھیک گئی۔

۶۔

اسی کے متعلق فلاسفہ پر دوسرا اعتراض تھا کہ:

احالۃ ذالک اطلاع علی اختلاف النفوس مع اتحاد ہابا للنوع کما ہو ہذہ صیغہ مشکل لان الصادق فی الصافیۃ قریب الاختلاف فی الاحکام والصفات واستناد الاختلاف الی احوال البید معنی علی القول بالموجب بالذات۔

مسماۃ یہ جیسا بھی صاف اٹا گئی۔ جس سے اور بھی مرید روشن تر تھا کہ ان پیشگوئیوں کی حیثیت بروجہ اقسام ان کے مندرجہ اس پر جاری ہے کہ کیوں قنوی صاحب یہاں بھی کہہ دینا کہ علماء بطور فرد کہہ رہے ہیں کہ حبشی وغیرہ کی مہمیت ایک ہے تو نبی اور ہر کافر کا سب معتقون ہیں شریک ہونا واجب۔

کیوں قنوی صاحب دلیل والاطر مایا تو نہ ہو گا۔ مگر اسے توجیب کہ ایمان جو واجب ایمان نہیں حیا کمال۔

۷۔

قنوی صاحب دلیل کی اندھی کو پڑی کی شامت دیکھتے۔ شرح مواقف کی عبارت سے تو یہ دوسرا اعتراض الگ چٹ کر گئی مگر ماسہ یہ پر شرح طویل کی عبارت لاتے وقت وہ اپنا چتر برسرِ لب گئی اس کا دوسرا اعتراض بھی نقل کر دئی:

والیعنا النفوس البشریۃ کملہا متحدۃ بالانواع فصاحبہا لبعض جائز الآخر فلا یکون اطلاع خاصۃ للنبی۔

وہ تو اس پر بھی ہوئی کہ آکا نبی کا خاصہ اٹا یا جاتا ہے تو خفض الایمان کے گمراہوں میں

ہیں جو جائے لگ کر کیا ان شخص کا وہی معنوم نہیں جو عبارت حفظ الایمان کا ہے۔ اور یہ  
سبغ نعید شستن کر علماء و معارفہ خاصہ انبیاء نہیں اڑاتے بلکہ خلافت متناہی کوئی کے  
مذہب ناپاک پر شیخ و حکماء کی اور غرض الایمان خود شی کا خاصہ اڑاتی ہے۔ علماء عقلی ترین  
کا رو کر رہے ہیں اور غرض الایمان کو توہین بک رہی ہے۔ بغیر بات تو آئندہ کہنے کی  
حق۔ جہاں سوال ۹۴ کی تطبیق کی جائے گی مگر مسئلہ حق اس تک پہنچا اور حق بعد اللہ اہل  
حق پر واضح ہو چکیا۔ حال و استقبال کیسا ہے و قد الحمد۔

۱۔ تھانوی صاحب حسام المؤمنین شریف نے جو غرض الایمان اور اس کی ماہر اہل تافہ  
اور اس کی غارت خیزہ الناس کی عبارات کفریہ کو کو کر کیا اور ساری کتابیں اٹھا کر نہ دھرویں  
اس پر آپ کے اذنا ب و حواری نے کیا کیا۔ مولو کا جہاں غوغا نا وقت علوم کو دھوکے  
دینے کے لیے چھایا۔ دیوبند کی نہیں مرید شاکر قریس قوم کو دغا علیہ العلوۃ والسلام کی  
طرح آسمان تک پہنچانی چاہی کہ ہے بہ آدمی کلمی ہے۔ ہے پوری نقل۔ حالانکہ جتنی  
حیادت سے کفر متعلق ہے قطعاً پروری سے لی تھی۔ ساری کتاب نقل کر دینی کیا مگر  
حق ہی اس کی تفصیل تو اللہ العزیز العاصمہ للہ العاصمہ من غلطیہ ہو۔ مگر  
رسل اللہ کی آیتیں کتنی کی حوالہ لیے ایمان سے کفرنا من تمام سے بیان کے بیان ہضم  
بیچ میں سے ہمیں حرف کا جملہ پڑھ لیا۔ کیا آپ ان ناپاک حرکتوں پر رسل اللہ پر نہ حرکتیں گے۔  
کیا اس سے نہ کہنے کا کہ خط

ششم بابت از خدا و از رسول

مگر کیا فائدہ کہ رسل اللہ اور رسول کو ماتا ہی نہیں۔ مل و دلاصل اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم۔

۲۔ مسماۃ نے قطع برید میں اپنے اسی پکے پر بس نہ کی۔ شرح مواقف میں اسی کے  
متصل دوسرے خاصہ فرق عادات کے رو میں فرمایا:

ظہور الامور العجیبۃ العاصمۃ للعاقبۃ لا یختص بالنسبۃ العذبتہ  
بہ کیفیت قیض ماسنیر ۵۰

یہاں بھی خلافت کے اعتراف سے ان پر ضرب تھی۔ کیوں تھانوی صاحب کیا علماء شفت  
خود اپنے طور پر کہہ رہے ہیں کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے معارف اور چکر شرف  
کے عجیب واقعات میں کچھ فرق نہیں۔ رسل اللہ ساقول بھی ہمنہ گزشتہ  
۱۔ اسی کے متصل سب سے بڑھ کر کلام قیصرے خاصہ روئی پر تھا کہ:

ما ل ماذکر وہ الی تخیل مالا وجودہ فی البقیۃ کما للمرضی والمجانین  
علی ما صرحوا بہ فکیف یصحون نبیا من حکمان امر و نہیہ من قبیل  
ما یرجع الی تخیلہ لا اصل لہا قطعاً ہر ما خالف ما دعا الیہ  
المعقول الیضا۔

کیوں تھانوی صاحب یہاں بھی کہہ دینا کہ شارحان مواقف و طوابع انبیاء علیہم الصلوۃ  
والسلام کی وحی کو محض بے اصل مراسیوں اور پاگلوں کا مافیہ بان بنا رہے ہیں۔ غر

ششم بابت از خدا و از رسول

سوال پنجم و دم: تھانوی صاحب حدیث مرتہ بخیری کی حقیقت وحی کا سکر اور قرآن مجید  
کو ایک پوشیلے آدمی کی باتیں تیار ہے کہ جو کس وقت بے خود اس کے منہ سے  
نکلتی ہیں کیادہ مسماۃ لبط الایمان کی طرح اس عبارت شرح مواقف کو اپنی سند نہیں بتا  
سکتا۔ بلکہ مسماۃ نے ہماری کوتاہی نصیب ہو کر انصاف رد کر رہے۔ کیا ان شخص کا  
وہی معنوم نہیں جو عبارت غرض الایمان کا ہے۔ وہ تو اس سے بڑھ کر بڑی تعالیٰ سے کہہ سکتا  
ہے کہ انصاف رد کر رہے۔ میں نے تو وحی کو فقط پوشیلے آدمی کی باتیں کہا تھا۔ شارح  
مواقف تو اسے پاگلوں کی یک مراسیوں کی حیک بنا رہے ہیں تو کیا اس کا یہ سند لانا آپ  
میں بتائیں گے۔ ایسا ہے تو قسمت کا کھلا کفر مبارک اور نہ مانیتہ تو دیر ہوئے۔ کیوں یہ

عبارت اس کی سند نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ اس میں تو وحی کو اس سے بھی بدتر و جرمیں بھیجنا ہے  
اب کہنے کا کہ بخیری مرک دیوانہ ہے۔ صاحب مواقف و شارح رحمہما اللہ تعالیٰ نے عدا اللہ  
اپنی طرف سے تو ایسا نہیں کیا۔ بلکہ خلافت کے قول پر اس کو اسلام دیا ہے۔ حتیٰ تو رسل اللہ  
کے داؤں کو یہ کیوں نہ سمجھی۔ وہ ان شخص بھی انہوں نے اپنی طرف سے نہ کہا۔ انہیں جیشوں

کو لازم دیا ہے۔ نہ جی کو دیا کہ گئے۔ کسی جی کو لگا کیوں نہیں گئے۔ اگر کہتے یہاں تو خدا تن  
نے صاف کہہ دیا ہے، علی ماصر جوابہ۔ یعنی فلاسفہ کی تصریح ہے۔ جی تو وہاں کیا  
اشوں نے صاف نہ فرمایا تھا؛ صفا اصرر قصہ یہ یعنی یہ فلاسفہ کا اقرار ہے۔ بلکہ  
وہاں تصریح فلاسفا اس امر کے متعلق بتاتی ہے کہ دیا نے غیر موجود اشیا کو دیکھتے ہیں۔ عبارت  
یہ ہے:

صفا للمصرنی والماجنین فأنهم يشاهدون وجوده في الغائ  
على ماصر جوابہ وقرروا ما هو السبب فيه ولا شك أن ذلك إنما يكون  
على سبيل التخيل دون المشاهدة الحقيقية۔

اور یہاں خود اسی لا یختص کو اقرار فلاسفہ بتایا ہے کہ لا یختص بالنبی کہا اصرر تمہارے۔  
تو یہاں اور بھی واضح تھا مگر:

جب آنکھ ہی نہ ہو تو کھلا وہ بھی رات ہے

کیوں تھانوی صاحب کسی بھی جڑ

شہد مبادت از علما و از رسول

مگر میرا یہ کہنا ہی فغول جب ایمان میں شرم کہو نہ کہ معقول و لا حول ولا قوت  
الایا للہ العلی العلیہ۔

تھانوی صاحب اب تو کھلا کہ یہ سب خیالیں فلاسفہ کے نہ جب میں نہیں جن کو علما  
اشکار قرار ہے ہیں کہ بے ایمانوں تم نے یہی کہ اتنی قدر کرو یہ نہ کہ توہین نبوت ان کے  
کلام مذہب میں نہ تھی۔ بلکہ اس کا اصل استعمال کسی فاعل کو نہ ہوتا۔ وہ یہ علما و معاذ اللہ عن بعض الایا  
کی طرح خود تک رہتے ہیں۔ مگر یہ کہ کثرت بردوسے بے دخل جملہ مانس کی صورت  
شیطان ملعون کی ٹانگ تھے اگر کو زبان سے نکال دیا تو اسی وہ تو نہ کھلا ہے یا عمر سہر  
الہیں ہی کا ساتھ دیتا ہے۔ وہ دیکھو وہ دوسرے ٹھٹھے لگا کر کہہ رہا ہے:

انی مبرئ منکم انی اخاف اللہ رب العلمین۔

لہذا اپنی عاقبت پر رحم کرو اور اس کے آگے نہ نکرا واعد نہ ہمارے پر حکم نافذ ہوا ہے اس

ڈرو وہ یہ کہ:

فصلان عاقبتہما التہما فی النار خلدین فیہا وذلک جزاؤ الظالمین  
والہیذا قد اذنا للرب العلمین۔

نرسن اپنی دوسلی کڑی تم ہی جانو اپنے ساتھ علماء کو کیوں سناؤ۔ انصاف دیکھتے۔  
وہ تو ایسے ہی کفر کا رد کر رہے ہیں۔ جیسا تم نے کیا۔ میرا اپنے رکوا اپنی سندیائے جیتے ہو۔  
مگر یہ بھی ایسی چال اور عوام کو اپنے کڑیوں بھانسنے کا جال ہے۔ لیکن اللہ مسلمانوں کا  
حافظ اللہ ہے۔ وہ دیکھئے آپ کی بھانسی آپ ہی کے گلے میں پڑی۔ والحمد للہ  
رب العلمین۔

سوال پنجاہ و سوم، تھانوی صاحب رسیا والا بھی کیا کیا کرے گا کہ کسی کڑے سے پالا پڑا  
تھا۔ یہاں تک تو نیشائے فلاسفہ پر انطباق دکھایا تھا۔ اب وہ کھول جس سے مخالفت  
پوندھیا کر پٹ ہو جائے اور آنکھ کو لے تو پوچھ چو جائے۔ تھانوی صاحب آپ نے  
یہ بھی دیکھا کہ سوال ۴۸ فلاسفہ ہی پر منطبق نہیں۔ بلکہ یہ بلیہ و بلیہ سب انہیں کفار غنید  
سے طابق الحجت بالہوت ہیں۔ لہذا یہ کفار انہیں کفار کی راہ چلے ہیں۔ علما نے چوران  
کاڑوں کا رویا دیا وہاں کافروں پر سام المرین سے دارو کیا۔ تھانوی صاحب بے ایمانوں  
کی دھمائی تو دیکھئے اپنے رکوا اپنی سندیائے جیتے ہیں اس کے اشارت اور یہ بھی  
گزرے۔ مگر کام تو ان سے ہے جن کو دیہات میں جمہول خلق ہیں۔ لہذا پورا انطباق  
کھول کر کھادوں۔ ابھی نہ سوچیں تو ہیں سوچناؤں۔ ہدایت جس سے زید نے رب  
عز و جل کا وصف کیا۔ اس کا مذاق وہ جو ہے کہ اس سے ملنا و فائدہ و جو ہے۔ جو  
واجب الوجود نہیں۔ اپنی مہذبات میں خود بالک و متاقتف و جو ہے۔ دوسرے کے بیٹے  
کا متقتف و جو و منفہرستی ہوگا و لیسہ پلید اس سے مناظر حق پر رکھتا تو اسے کسی  
شیخ کی صورت میں گسر کھار خدا کے برابر نہ سوچتے مگر اس بے ایمان نے اس مناظر  
حق سے پھیر کر صرف ظاہری تبدیلی ہیات و وضع پر ڈھالا اور ایسے وصف غلطیوں کو

بلے قدر کر دیا۔ اسی طرح علم غیب جس سے زید نے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصت کیا اس کا مناسبات صرف اختصاص و وہب ربانی تھا۔ جس پر آپ کو میرا و کون اللہ جتنی میں اس سلسلہ میں پیشا مرشاد یعنی وہ بات جسے بیان لینے کی طرف عقل و فاس کو راہ نہ ہو۔ رب عزوجل محض اپنے فضل سے اپنے بندے کو اس کے علم کی راہ دے اس پر اسے تسلسل بخشنے جیسا کہ خود اس نے قرآن مجید میں امرشاد فرمایا:

علموا الغیب فلا یقع علی غیبہ احد الا من اراد ان یرسل رسولہ۔

رسلیا والا لیبیرید اس مناسبات پر رہتا تو اسے کسی شکی صورت میں ہر باطل ہر چوپایہ نبی کے مانند نہ سمجھتا مگر اس مروی سے اسے مناسبات سے توڑ کر صرف اتنی بات پر لا ڈھا لاک کوئی بات ایسی ماننا جو کسی دور سے چھپی ہو جس سے باطل چوپائے کو اس صفت جلیلہ میں معاذ اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شریک کر سکے۔ اور پھر برادر عیاسی خفص الایمان میں کوئی بات کہنا ہے اور ماسا اس پر اور ماسیہ چڑھتا ہے کہ گوہ ایک ہی چیز ہو۔ حالانکہ یوں تو ہر باطل ہر چوپائے کو روزگار لاکوں علم غیب میں۔ شغل دیوبند میں جو دیوانہ ہوا اس کے سامنے دلوں کے مکان کی ایک ایک اینٹ زمین کا ایک ایک ذرہ گھر کے مردوں، عورتوں، بچوں کا ایک ایک گھر کی ایک ایک کھٹی جھنگ کا ذرہ وغیرہ لاکوں چیزیں ہیں اور تمامہ بھولوں میں جو چوپایہ ہو اس سے وہ سب محض ہیں۔ یونہی خفاہ بھولوں کا پیر و بان کی لاکھوں اشتباہ بیکو رہا ہے۔ جو دیوبند کے دیوانے چھپی ہیں۔ کیا جناب متانوسی صاحب بدستائے منقطع کے سوا کوئی ماقول اسے علم غیب کے گام صلوٰۃ و بیکہ اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کبھی صفت جلیل عظیم اختصاصی کو کسی ذلیل مبتدل بلے قدر ہی بات پر لا ڈھا تو یہ ان کفار فاسق کا پروا فضل خواہ ہوا۔ جو نبی قنی مناسبات ہے۔ وہی اختصاص الہی و وہب ربانی سے عدول ہے۔ وہی صفت جلیلہ کی توہین و تذلیل ہے۔ وہی کسی نہ کسی بات کا لاف و شمول ہے بان فرق اتنا ہے کہ دہان اوفلاسفہ نے بیچ کا خاصہ نہ کر دیا کہ مہر کی و ناکس کو شامل ہو گئی اور علمائے ان احمقوں کو الزام دیا کہ اب نبی وغیرہ میں کیا تمیز ہے اور یہاں یہ

ان کا سر لہان سے بھی پانچ برتیاں بڑھا ہوا خود اپنے منہ نقلی خاص کر دیا ہے کہ اس میں حضور کی کیا تمیزیں ہیں۔ خفص الایمان ص ۱۰ خود اپنے منہ میں وغیرہ میں فرق کا انکار کر رہا ہے کہ نبی وغیرہ میں وہ فرق بیان کرنا ضرور ہے۔ خفص الایمان ص ۱۰۔ متانوسی صاحب جلیلہ ہو وہ فلاسفہ بڑا کافر یا بڑا رسالہ والا چہرہ۔ شرح موائف و مثر طالع کی عبارتیں ان کافروں کا نیادہ روپیہ جو نقلی خاص کر خود نقلی خاص کر ہے نہ نقلی اعتبار رکھے۔ بلکہ ان کے قول سے ان پر الزام آئے یا اس مرتبہ پر نیادہ قرین ہیں اپنے منہ ان نقیبوں کے کفر پر رہا ہے۔ متانوسی صاحب ان بلیہ و بلیہ کی کمال مندروری بلے ایمانی دیگی۔ کیا اپنے قاصر و کوالٹی اپنی سند بنایا ہے جس۔ صریحہ و دیویدی نعمت مرغان حشید می۔

فاسق ص ۱۰۔ متانوسی صاحب اس دوسری کیا دی میں اعتراضات ہیں ہمارے اگلے تین پر پور نظر فرمائیے۔ دیکھو وہ رسلیا والے پر کیے ٹھیک اتر گئے۔ کیا اتنی نزات تعلیم کے بعد بھی نہ سمجھی ہو گی کہ ولید و خیرید و فلاسفہ و علید و ولید سب نبیوں کو ایک ہی آزار ہر ایک ایک ہی کڑا بیمار۔ سب پر ایس ایک ہی طرح سوار۔ یعنی اوصاف جلیلہ کے سبے مناسبات انکار۔ ذلیل و بے قدر احوال پر اذوائے توہین نبی و واحد قہار و متعلیٰ العزیزین انسا۔ یونہی طاعنی و باطنی پر بھی میں ٹھیک اور وہ دونوں بھی ایسے ہی کفار اگر کسی نبی مشد سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفت پر وہ انکار۔ اس قدر پر گمان ہو سکتا تھا کہ یہ سات قسم کے کافر ہیں اور جنم کے بھی سات دروازے شاید جگہ لہا سبعة البواب لصلح باب منہد جزر مقسوم۔ ہر ایک کو دروازے سے داخل کریں۔ مگر نہیں وہ دروازا ایک ہی تھلی کے چٹے بیٹے اور جنم کے ایک ہی دروازے سے ڈھکیلے جانے کے قابل ہیں۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

سوال پانچواں و چہارم: متانوسی صاحب میری دراز نفسی معاف فرمائیے۔ میرا کلام طویل ہوا۔ پہلے حل کا نام سن کر آپ کا بھی دھوکہ دیا ہو گا کہ وہ دروازہ ساقی کی گھر ہیں کھولے اترتا ہے۔ انصاف کیجئے تو کیا یہی ہے کیا لگا رکھی کہ وہ دروازہ اٹھائے۔ مگر ان اس لئے بل دعوہ و صل اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

کی اس آہستہ کی فائز داری مزور پس کرنی کہ یہ تو تم نے علم غیب کے معنی مناظ  
اہل عقل کے طور پر لے کر خدا سفر اور سیلا کو جس نے ایک ہی کوئی میں ڈھکیل دیا۔ وہ  
کتنی ہے میں یوں نہیں مانتی۔ میری نظر ان پر اترو جس میں ہر لاکھ ہر چپائے کو  
علم غیب ہو۔ دیکھو تو اس میں تم میری ڈیڑھ گز کے کھولے لیتے ہو۔ رسیلا کی  
یہ تریا ہٹ اگرچہ مرے جنوں کی ہو کھلا ہٹ۔ کوئی پاگل کہے کہ تم نے فقط کے مسلمات  
پر میری بیکاس رو کی پاگلوں کے مسلمات پر تورو کر دو۔ اس کا جواب اتنا ہی میں ہے  
کہ جنت۔ گھر گئے دیکھا تو میری فائز داری منظور۔ لہذا جس طرح سوال ۴۸ کا  
انطباق دکھایا سوال ۴۹ کا بھی دکھاؤں کہ اس کی انکھیں چھٹ کر رہ جائیں۔ چل  
کمان تک جلتی ہے۔

پتھر بدشت تو سن بہریت چاند ام من

چندر میدہ تو چندر رسانہ ام من

ہاں تھانوی صاحب کیسے تو زیہ سلمان بچا ہے رب، اپنی نبی، اپنے احمد اپنے علماء  
جل جلالہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہم ورحمہم سے کیسے کر رہا ہے کہ  
سوال ۳۹ میں اس کا ایک مختصر نوٹ کرنا، اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اقدس  
پر علم غیب کا حکم کرتا ہے اسے حضور کی مدح کریم مقصود ہے یا کچھ اور۔ یوں کہ ہاں  
وہ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح ہی کرتا ہے اور یہ اس کی مراد ہے۔

۲۔ اب یوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ وصفت جلیل تمام عالم سے ارفع و  
اعلیٰ درجہ پر ہے یا نہیں۔ کہو ہے اور ضرور ہے۔ اور کیوں نہ کہ گز کے کرنا کا دھرا  
میرے۔ یہی سبط الہانی اس کی مقرر ہو چکی ہے۔

۳۔ اب کہو کہ اس کا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں اس درجہ و فوہ و کثرت پر پہنچنا  
کہ شہر لاکھ لاکھ بار تک رہے اور اس کی مقدار لاکھوں ہفتہ رنگ کے۔ کچھ تعریف غلطی  
کی طرح بوجہ اسامی منافق مدح ہے یا اور زیادہ مؤید مدح کہو کہ ہرگز منافق نہیں بلکہ  
کمال مؤید۔

۴۔ اب یوں کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں یہ وصفت عظیم جلیل قابل مدح ہے  
یا نہیں۔ مسلمین کا نام پیارا مانتے ہرگز کہ ہاں مزور عظیم مدح کے قابل ہے۔  
جس سے قرآن عظیم نے ان کی مدح فرمائی یا محمول نے اپنی معجم مدثوں میں اپنے رب  
کی یہ بلبل نعمت اپنے لیے جتنا ہی صبر و تابعلین و اندر دین میں قرآن فضا ان کی یہ ثنا  
ہوتی کہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قدر صالحہ مطاع من الغیب و صلی۔ زیادہ  
تکلیف چاہو تو قائل الٰہی عنما و سے اپنا علاج کراؤ۔

۵۔ اب سوالات کا بقدر ذکر کہ یوں کہ مناظ دیا گیا ہے۔ مدح کہ کتنی بات مزور کیا جب تک  
کسی صفت میں اللہ عزوجل کی برابری نہ ہو۔ اس سے مدح نہیں ہو سکتی کیا کوئی کافرا کا  
ایسا کہہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ دھرم کا لنگوہی انہی ہٹی نہ ہو۔

۶۔ کیا مدح کسی نام ذلیل مبتذل و صفت سے ہوگی۔ کیا کوئی احمق سا احمق کو دن سا کو دن  
ایسا کہہ سکتا ہے۔ بشرطیکہ صفت کا تھانوی و یونہی نہ ہو۔ اسے سبط الہی اللہ مدح اور وہ  
بھی کسی کی اعظم الحمد و صلوات محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اور اس میں مرا دیک  
ایسا صفت جو ہر پاگل ماورائی کہہ دے یا کہا جاتا ہے۔ کہو کہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔  
کسی قائل کو اس کا گناہ بھی نہیں ہو سکتا۔

۷۔ اب یوں کہ جب شتی اہل قلعہ مفتخی و مخصوص بھرت عزت عزت علامہ تھانی اور محمد  
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مناظ مدح علوم غیب و فزہ کثیرہ و علیہ تمام ہمان  
سے نزول ترمد شام و ارحسا سے ہر قطعہ موجود کسب الہانی بیچارہ کو بھی مسلمانوں  
کا بھی رکھنے کے لیے اس کا نام ہی اللہ اور اقرار مقصود تو اسے تہیہ و کثرت مدح  
ذلیل مبتذل پر دھماکا کہ لفظ قطعاً ہرگز اس کا استعمال نہ کسی مائل کے لائق و بہر تیاں  
مراعتہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدح عظیم کو بگاڑنا اور اس وصفت کے یہ کہ  
اپنی بری توہین کی تہیہ جہاڑنا ہے یا نہیں کہو ہے اور ضرور ہے۔ سوال ۳۳ میں  
خلا بخلاں کے سوا غول والا بیان نہ قبول مانا۔

۸۔ اب کہو یہ تو بہن کہ لاکھ نہیں عاقلانہ اس کی بود کنار و شمار اصلاً ہرگز اس کا احتمال ہی

خضع الایمان والا خود ہی اس کا بادی ہوا۔ وصفت عظیم کو ایسی دلیل بات پر ڈھال کر آپ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے کا فساد ہی ہوا یا شامان موقت و طوابع کی طرح اس توہین کا کلام منیٰ لعین میں اتنی ظہور و ستاوی ہوگا کہ کوئی نہیں بکریہ دشنامی غور ہی بادی فساد ہی ارتدادی ہوا۔

- ۹۔ آگے پلے خضع الایمان کی یہ جگہ تقریر کے درجہ نیز غیر مسلمی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رویہ حق خود مناظر مدح کا انکار کرے گی یا کہ اور (دیکھو سوال ۵۴)۔ کہو کہ ان اس نے مناظر مدح کی کا انکار کیا اور مزور تنقیص شان حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مرتکب ہوا۔
- ۱۰۔ اب رہو کہ خضع الایمان والے نے اس مدح کا ملکہ ذات مقدسہ پر معین زمان کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت کو بالکل کر دیا یا نہیں۔ کہوں کہ ضرور بالکل کیا اور واحد تبارک کا غضب اپنے منہ لیا۔ تنقاری صاحب ایسے کہ وہ معتلم کہیں کہ ان غلط فہمیت الہی ملکوت ربانی کے ہولنا محمد رسول اللہ ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور وہ وصفت عظیم علم غیب جس کی طرف غلی رب العزت عز وجل سے خاص اور طرف ادنیٰ خضع الایمان کے دعوہ پر ہر گاہ گئی ہائے کو حاصل اور اوسا میں بسط الایمان کے اقرار مجبوری سے سب سے رتبہ واعلیٰ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصف کامل اور مسلمان وہ تمام سلطنت کہ اپنے آقا کے کہیں کی مدح کر رہے اور وہ طے ادب بیک نام و منہ پیٹ ، تمک حرام ، وہ سدا کا نافر جام کہ اس پر منہ آنا اور اس مدح عظیم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بالکل کرنا اور اس کا حکم حضور پر غیہ میں تانا اور حضور کی صفت کو ہر اہل ہانور کے حال سے طے مٹا اور حضور اور ان دونوں میں وہ فرق پرچینا اور حضور کی مدح بلیں کر ایسی دلیل بات پر ڈھالنا اور اس صفت کیرم اور خود کو صوفی عظیم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی شدید اشد توہین کرتا ہے ،

وسب علمہ الذین ظلموا ای منتقلب یشقلبون ۴

جناب تنقاری صاحب سمجھے۔ خاک سمجھے۔ خدا کو مان کر ایک دفعہ توہین ملے دو۔ کہ چہ بڑا خضع ہی کی طرح۔ مگر توہین تو آدمی کا اقرار وہ تو چار بار عہد و مل فرما چکا۔

کا یزال بنیانہم الذی بنوا ۵۴ فی قدیمہم الا ان قطع قلوبہم ۔  
اور ہمارے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرما چکے :  
فیصرتون من الذین کما یصوق السهم من الرمية ثم لا یعودون  
و دخول و د قوتہ و اللہ العلی العظیم ۔

سوال پنجاہ و پنجم : تنقاری صاحب اب تو آپ کو لا یختصص کا فرق بھی سوچ گیا کہ لفظ و معنوم وہی ہیں ۔ فقہاء و اسلام کا فرق ہے۔ عبارت علماء میں لا یختص مقال کفار کا انکار اور پلید و بیدر سلیمان والے کی عبارتوں میں خود ان کی کج اس کفر بارہ علماء مسلمان میں ادھر دووں کفار اور سوال ۵۴ م فلا تقدر انچا سوال پر سلیمان والے پر ٹھیک لڑ گیا اب کچا سوال آپ خود اتار لیجئے اور اپنے ایسے عظیم روکا جی سند ثانیہ پر ولید پلید اور سلیمان والے لیسہ و دونوں کی پانہ پوری راہیجئے اور اس سے بھی کڑا سچا ہے تو وہ سبلا عظیم مل دیکھئے جس نے ایک ہی سوال ۵۴ م فلا تقدر اور سلیمان والے دونوں پر آکر رکھا دیا جس نے دونوں کا ایک رنگ کے کافر جو بتا دیا۔ جس نے آفتاب سے زیادہ روشن ثابت کر دیا کہ شرع موقت و طوابع کی عبارتیں جس طرح فلا تقدر کی رو ہیں۔ یعنی ایسے ہی خضع الایمان والے کی روشند ہیں۔ بلکہ ثابت کر دیا کہ وہ عبارتیں خضع الایمان والے پر کفارہ نفس سے بھی بڑھ کر غضب و قہر انزالا مدح ہیں جس سے تادیب کر سلیمان والے کی چار پوری کھا جی کر اسے ان عبارت علماء سے استناد کی سوجھائی مسلمانوں نے دیکھ لیا کہ اس کا یہ اسناد و اسی شامت کی ، اسی کبریٰ کی مثال ہوا ہے اس کا سا کہ سنگل میں نہ کرنا چاہتا تھا اور چھٹی یعنی کبریٰ نے حسب عادت کرے تہیں کہ حق شروع کی حسن اتفاق کر لیں دبا ہوا چھٹان کا چہرا نکل آیا ، لاکے کے بکری گھٹنے سے دبایا اور وہی چہرا اس کے گلے پر پیر دیا۔ اب پڑی خبر کر رہی ہے۔ رخا کے ناز سے جھک رہے ہیں۔ خود ہی دیر پاؤں میں پٹیا کر دم توڑ گئی اور عرب کے لیے حکا الباحث من حشمتہ بلقذہ مثل چہرہ گئی ۔

آنکھیں تو نہ تھیں پہلے ہی اب گری ہوئی  
گٹکے گٹکے جس کے تے دھڑکی ہوئی

افسوس کہ ایمان سے سڑ گئی ہوئی  
واقف نہ تھی اس میں موقت کچھ سے

پر پائی نے اس غیب کا علم آ نہ پایا  
خود کو کے اپنا ہی گھر گئی بکری  
حال میں مگر شرح لوالح کے استغنا  
یوں جس کے سبب نہ غنیمت گئی بکری  
حق یا کس اخلاق کی غیب ہار گئے کا  
مرتبہ ہوئے کرتی ہوئی غرور گئی بکری

یہ ترسلیک دوسری کیا دی گئی تھی خدا کر ایک جان کر کتنا کسی غراب میں بھی شرح مراقف و  
طوالح کے یہ دلیل مطلب سوجھ تھے آپ تو آپ مرحوم سے کتنا اپنے کسی جڑے کسی استاد سے یہی  
کسی مطلب کا ایسا عظیم و بلیط قاصد و امیر بیان سنا تھا۔ افسوس کہ کسی پاگل کسی چوپائے نے  
اتنا علم غیب نہ پڑھا کہ ان عبارتوں کا نام لینا لگے پر انگریزی چوبائے گاہ۔ جن کا سہارا پکڑتے  
ہیں ان میں تیز تر خبر میرے ہیں۔ دوبے کے بھاگ کھل کا باگ ہو جائے گا۔ اور وہ نوکر جلی سیر  
یوں تیرہ تین بارہ ہاتھ ہوئے۔ سالہا سال آپ کی خاموشی آپ کے لیے پوشی پر پردہ ڈالے ہوئے  
حق بھرم بنا تھا۔ آپ کے اذنب چمچ پکار چماتے تھے کہ مرکز مگر غرض الایمانی کا یہ مطلب  
نہیں جو حسام الرحمن والاعتدال المستند نے لکھا اور علامہ کرام حسین حنین نے سمجھا لیے پیارے  
جھاڑوں کو اشتهال ہوتا تھا کہ ہاں شاید کوئی ایسا ہی مطلب جناب کے شک میں ملوں گئے ہوئے ہو۔  
جو مکروہ مبینہ تک کے اکابر علما نہ سمجھتے اور شاید غرض الایمان کا گنا گنہ سے بچا لے۔ آپ کہ  
آپ کے گروا یوں تھے ایمارا ہمارا کر کو بچے مارا کر دوسری برس بعد آپ کا دین خراب کھلوایا  
چھوڑا اور مرد جناب نے اپنے شک میں مطلب و غنڈت کا سبب ڈال دیا اور اکل کیا کہ وہ بڑی نرسی  
شعنی اور نبی کا نے تھے۔ میں یہیں مطلب نامراد تھا۔ جو یقینی کفر و ارتداد تھا۔ جو خدا گڑھ اس کا  
دباں آپ ہی کے سر پر ڈالنا بڑا بھاری اس نے آپ کی بگڑی اور بگڑی ہو

کل گیسب پر تراجم غیب تو لے کیا  
کیوں ترسے نہ کا کھلا غیب تو لے کیا

جبریت تو منا خزانہ دار تھے اب خیر خواہ مار عرض ملاحظہ فرمائیں :

## خیر خواہانہ معروض

آپ شروع بلیط الایمان میں فرماتے ہیں :

میں نے یہ غنیمت معنوں کے کتاب میں نہیں لکھا۔ الحمد للہ کہ معنوں کو آپ غنیمت مان چکے اور  
یہ ہم نے آپ کو دکھا دیا کہ وہ آپ ہی نے لکھا اور اپنی خفص الایمان میں لکھا۔

آپ فرماتے ہیں :

لکھا تو درکنار میرے قلب میں بھی اس معنوں کا کبھی خطو نہیں گزرا۔ اور ہم نے آپ کو  
دکھا دیا کہ یہ غنیمت معنوں آپ ہی کے دل زبان و قلم کا ہے۔

آپ فرماتے ہیں :

میری کسی عبارت سے یہ معنوں لازم بھی نہیں آتا۔ چنانچہ تیرا میں عرض کروں گا۔ اور ہم  
نے آپ کو دکھا دیا کہ لازم نہیں غنص الایمان میں یقیناً اسی کا التزام ہے۔ آپ کی آمیز کی چنانچہ  
اس نے آپ کے کفر پر اور سب پر کروی۔ ایک بھی پناہ نہ بنی سہ

مر لیغ کفر پر نفقت خندا کی

مرض پڑھتا گیا یوں ہوں دوا کی

فی قلوبہم مرض غواہد اللہ مرضا۔

آپ فرماتے ہیں :

جب میں اس معنوں کو غنیمت سمجھتا ہوں۔ جی اور معنوں واسطے کو کیا اور میرے  
دل میں کسی اس کا خطو نہیں گزرا کہ یوں الایمان میں غنیمت ہوگی جبکہ آپ پر معروض ہوا  
اور بیانات تاہرہ سے ہم نے ثابت کر دیا تو میری مراد کیسے ہو سکتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ  
تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دینے والا ہوشہ نامراد سے نامرادوں کو مارا دیا اور ہی جو زبان پڑ  
کی حق۔ مراد کیا کہ یہ حیت اس پر بالکل پائی ہو گئی۔ خیر بیان تک تو ترسے کر کے ساتھ ہوں  
کے سورج سے مکرنا تھا۔ آگے حسام الرحمن کا کردار اور ان کی کھلوانا اور خود آپ کا کفر آپ  
کے مذہب کو لواتا ہے۔



آپ فرماتے ہیں:

یہ شخص ایسا اعتقاد رکھے یا بلا اعتقاد مرا شاہ یا اشارۃ یہ بات کہ میں اس شخص کو خارج از اسلام سمجھتا ہوں کہ وہ کلمہ شہادت کے بعض قسم کی تردید میں ہے۔ حضور مہرہ عالم فوزی آدم علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدا کے لیے مسامحہ میں نے اور کیا نہ مہول دیا تھا۔ جس پر آپ کے طالب نے وہ نہیں مہربا تھا۔ غرض کہ اسے کافر کہہ دیا۔ کافر کہہ دیا۔ جناب اب تو آپ خود حضرت ایمان والے کو کافر کہہ رہے ہیں۔ کیا خارج از اسلام اور کافر میں آپ کی فرق سمجھتے ہیں کلمہ بے انصاف۔ حسم المؤمن نے اتنا فرمایا بھی تھا کہ اگر اعتقاد بھی نہ رکھے اور اس کے کلام میں اس کی مراحت بھی نہ ہو۔ صرف اشارہ ہی نکلے وہ بھی کافر ہے۔ یہ آپ نے خود اپنے لیے اخذ کیا یعنی مسلمان پر آگے تو پوری ہی گائے کھا گئی۔

الحمد للہ مسامحہ المؤمن کا جو حال آپ کے سرچر کر بولا تو آپ نے اپنی ڈیل بکھر پر منہ کھولا۔ رہا یہ کہ ہمارے طالب نہ تھا اس سے ہم عاقل پہلے ہی جانتا تھا۔ آپ اور بولتے تھے نہ کہ گوروں کی انگریزی کہ اردوں کی سمجھ میں نہ آتی اب بفضلہ تعالیٰ اس دفعات انسان نے آپ کی جی کی مشدول سے آپ کا وہی مطلب ثابت کر دیا ہے آپ خود مان رہے ہیں کہ بیشک کفر سے بے شک تو ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے۔ پھر بول کر میں کیوں چیز ہے اشاعت تو یہ وہ ایمان میں کیا یہ پھر ہے۔ ورنہ آپ کے اذنان کہ آپ کے دم سے بندھے ہیں ان کے کوڑ کا دیال بھی آپ ہی کے برسرے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

فان علیک اشعہ الادیسین۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لیحملوا اوزارہم کاملۃ یوم القیۃ ومن اوزارہم وہیں یقولونہم یتغیر علمہ الاسماء مابینہم واولیٰ علیہا اللہ رب العلمین وحقولہ ووقوتہ الابلہ العلیٰ العظیمہ۔

الحمد للہ بطلان ان کے تمام نذرات بارہ گوگرہ پھیر دیا۔ ایک حرف باقی نہ رہا۔ آپ ملتے وقت کی اس کچلی کچڑ شہادتیں باقی ہیں وہ قابل توجہ نہیں تھیں۔ مگر ان میں

مازے کفر کے ہیں ان کی خاطر چند سوال اور سہی کہ باذنہ تعالیٰ ساڈ کا عدد کامل ہو جائے وید اللہ التوفیق۔

### سوال چہاوششم:

رسلہا برقی ہے میں نے سنا ہے جی آپ کو دیکھتا کہان نصیب۔ ان سے تیرا سمیلا بنانا لہا سال سے القدر المستدر کہ تو حسام المؤمن کی جھٹکا مشرق سے غرب تک علم سے عرب تک گونج رہی ہے اور خود رسلہا اور رسلہا کے اکابر کی گردن تیغ کھنجر سے اڑ رہی ہے۔ مگر رسلہا کا وہ گرام پر وہ کہ اس نے آج تک کچھ نہ دیکھا۔ سو میں سے ایک مزب کی اڑتی ہوئی جھٹکا کہیں کان میں پہنچ گئی۔ اسکا بول رہتے اٹھی۔ تھا تو ہی صاحب کیا آپ حلف سے کہہ سکتے ہیں کہ رسلہا والے نے القدر المستدر۔ تہید ایمان حسام المؤمن تینوں میں سے کوئی نہ دیکھا۔ یہ کہتے کسب دیکھتے اور سخت سے سخت پا کر انھیں مچے ہیں۔ ۱۰

سورہ اسوں کا کلمہ کیا ان کو دن بھی رات ہے

دیکھ کر کہتے ہیں گنگوی یہ کیسی بات ہے

۲۔ فرض کر دے کہ رسلہا کی دونوں بندوں۔ مگر حلف سے کہتے تمام قاضی انہوں میں ایک ہی اس کے کان تک پہنچا کہ جواب کے لیے تو خامی اس پر نہ مارا۔ یاں یہ کہتے کہ سنے سب گراپتے زلم یاں میں اسی پر کچھ بڑی کسکت پائی۔

۳۔ جی ہاں کیا سنا ہے یہ کہ میری دلیل کے مقدمات پر نقض کیا گیا ہے۔ تھانوی صاحب وہ دیکھتے درد گرا حافکہ تاشدہ۔ وہ قہر مڑیل ہے رسلہا کے مدبر پر صاف صاف دلیل مانا تھا کہ وہ عبارت دوسری دلیل کی ہے۔ قسم کا وار ہے پناہ دیکھ کر مدبر پر اسے منع و مطلب دلیل گرا دیا کہ دلیل کا نامزد رہے یعنی یہ ثابت کرنا چاہیے۔ جیہ میں منی میں میں شہرانی کس تر کا وقت کر گیا۔ تین ہی سطر لکھ مڑ رہی اگلی بانک پر نکل گئی کہ میری دلیل تھی تو ہی صاحب رسلہا کی بول کھلاٹ دیکھتے جائیے۔

۴۔ جی ہاں کیا نقض کیا گیا ہے۔ یہ کہ اس بنا پر جانتے کہ آپ کو یہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل ہی نہیں۔ مگر جو کچھ کرتا ہے کہ انہیں یہ فرق معترف سے خیال میں نہ کیا

یہ لعن اس وقت ہوتا کہ آپ کو عالم مطلق لعن علوم کی بنا پر کہا جاتا۔ آپ کو تو عالم خاص علوم فطریہ و غریبہ کی بنا پر کہا جاتا ہے۔ متناہی صاحب اس بد ذات رسیلیا کی پوری اور سرزدی دیکھی۔ آپ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے حضور کے علوم فطریہ و غریبہ پر غصہ بھی شمار کوڑا کرنا ماحد صحت اونی ذیل بات پر حوالہ کہ کسی مدعی بات کا علم خود دوسرے سے ملتی ہے (مقتضی ایمانی مث) گو وہ ایک ہی چیز ہو گواہی ہی درج کی ہر (مث) اور اس پر جو اس کے قسم نے لعن کی نوائی اسی پر موقوفی ہے کہ انصار پر فرق خیال میں دریا کیا آپ اس سے نہ فرمایاں گے کہ مسخری خیال میں تو تیرے نہ کیا تیرے خصم نے تجھے سکایا وہ دیکھو سام الحکیم و سہا پر اس کا قول کہ خیال کرو اس نے یعنی رسیلا والے نے کہ جو کہ ایک دوسرے جانتے اور ان علوم میں جن کے لیے حد نہ شمار کچھ فرق نہ جاتا تو اس کے نزدیک فضیلت اسی میں غصہ ہو گئی کہ پورا اساطیر و اور فضیلت کا سلب واجب ہر اس کمال سے جس میں کچھ بھی باقی رہ جائے توفیہ و شہادت کی کچھ تخصیص نہ رہی۔ مطلق علم کی فضیلت کا سلب انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سے واجب ہوا۔ بے ایمان سکارہ یہ لعن تھا کہ فرق تیار کرتے فرق نہ کرتے ہی پر آتا۔ اب انہا تو اس فرق نہ کرتے کو اپنے خصم ہی پر متوجہ ہوتے ہیں۔ ہندی مثل تو یہاں اور تھی مگر یہی سہی کہ انہا پر فرق کو قائل کو ڈالئے۔

۵۔ رسیلیا کہتے ہیں اور اس میں یہ مقدمات جاری نہیں۔ مت کیوں کیوں نہیں جاری۔ تو نے علم کی تیس تیس تکس اور یہ یقیناً قسم اول حیدر کل نہیں تو قطعاً کسی قسم دوم علم بعض میں داخل جسے تو کہتی ہے کہ بعض مراد تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ایسا علم غیب توہم جنون لکھیں بہا تم کے لیے یہی حاصل دیکھ سوال ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴

کے صاف اقرار سے آپ پر پورا انگیا یا نہیں۔ تھانوی صاحب قسمت کا کفر کہاں جانتے  
 بے گناہ و زید و دود کا خون سرچرچہ کر رہا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی  
 دینا کہ کو مدخل ہے گناہوں کے قتل سے کہ روئے درجید تر ہے۔ کیوں کہ آپ کے سر  
 پر طعنه نہ ہوتا۔ کہتے اب تو آپ کے ہر مذہب معمولی کی گلی بند ہو گئی۔ اس کو کفر کا اقرار مسط  
 پر کر لیا۔ قائل کے کافر ہونے کا اقرار مسط پر دے چکے۔ اب کیا خود اقرار ہی کافر مرتد  
 ہونے کے لیے اس کے منتظر ہو کسی دین پر کہ وہ کہہ دو کہ اشرف علی ولہ فلاں پس  
 فلاں نقانہ بیخون کا رہنے والا کافر مرتد ہے یوں تو آج تک ایسے نے بھی نہیں  
 قبول۔ تھانوی صاحب سام المومنین کے بعد اللہ تعالیٰ زندہ کر امانت دیجیے۔ کیسا آپ کا  
 گلا دبا کر آپ کی ہر گلی بند کر کے مجبور لڑا آپ کے منہ سے قبول وادیا کر لے شک بیشک  
 اشرف علی تھانوی کافر تھانوی صاحب کیا اب بھی ایمان نہ لادو گے۔ کہیں ہیں تھانوی صاحب  
 کے حمایتی کہ انہیں کفر سے بچانے کو اپنا پیٹ پھاڑے مرے جانتے تھے۔ اب اپنا  
 مرجع پھر کر رہیں کہ تھانوی صاحب لانا تو ایلے پیر پھار اپنے آپ کو کافران کہے۔  
 اب دلی سست گواہ جنت کی نہیں ہی تم شبہ بھی تھانوی صاحب کے کفر کا ظہر  
 پر صعد اور صاحب حمام المومنین کے دست حق پرست پر سبیت کر کے ایمان لاؤ۔ انہی  
 توفیق دے۔

۳۔ تھانوی صاحب وہ اقرار ہی کرتا مگر دھرم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی  
 شدید گالی کہ جو خود کہہ رہے ہو کہ تم قیص ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی۔ ایسا دہکا  
 سمجھنا کہ ایک علمی سوال ہے۔ جس کا اہل علم سے کچھ تعجب نہیں خود کیا دوسرا ڈیل کفر  
 نہیں تھانوی صاحب۔ بیتا تو جردا۔

۵۔ آگے رہا کفر افسوس ملتی ہے کہ اہل علم کی یہ سنت مستور ہے کہ علمی گفتگو کی جائے۔  
 افسوس تو ماہ بلا نہ سو قیاس و سب و تشم اور ہی بالفکر و کھینچ کر ان کہستان باندھنے کا  
 تھانوی صاحب تیسرا کفر مبارک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یوں مجھانے  
 دل سے گلابیں دو جی کو خود بھی جھنڈا مدرس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین اور ان کے

قائل کو اسلام سے خارج قبول کرو۔ وہ تو علانہ مذہب گفتگو ہوئی اور گالی دینے والے  
 شفیق کافر کفر مسلمان بلکہ یہیں تیر جا بلانہ باز رہی گفتگو ہے۔

۶۔ تھانوی صاحب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دیتے ہیں کہ کفر باطل ماننا اور  
 اسے ہی بالکفر و بدعتان سے تعبیر کرنا یعنی مسلمانوں نے اس گالی دینے والے پر ناق  
 جھوٹ کفر بھیجک مارا۔ وہ تو ہٹا کفر مسلمان ہے، کیا یہ آپ کا پھر کفر نہیں؟  
 ۷۔ جانتے دو جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی۔ جس کا توہین شان قدس  
 ہو کر انہیں خود مسلم دہ تھا سب دھرم میں مسلمان ہے یا کافر اور مسلمان ہے تو تم اسے  
 خارج از اسلام کہہ کر مسلمان رہے یا کافر ہوئے۔ اور اگر کافر ہے تو تم اس کی تکفیر کی حاجت  
 جتنا ہی دوسرا بالکفر کہہ کر مسلمان رہے یا کافر ہوئے۔

۸۔ میں آپ نے اسے جاہلانہ و معانہ نہ بدل کہا ہے۔ کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم  
 کو گالی دیتے ہیں جو مسلمان تکبیر کرے وہ جاہل ہٹ دھرم ہے۔ یہ آپ کا بانجھ ان  
 کفر ہے۔

۹۔ میں اس کا انتقام خدا کے سپرد کر کے عذر لیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو گالی دینے  
 والے سے سلامتی ہے اور جو گالی دینے والے سے ملعون کو بلا کہے اس پر غضب کرتا (صلی اللہ  
 تعالیٰ علیہ وسلم) اسے عذاب دیتا ہے۔ یہ آپ کا چٹھا کفر ہے۔

۱۰۔ میں آپ نے دشنامی غیبت کی کفر کو غیبات کہا۔ یہ آپ کا ساتواں کفر ہے۔

۱۱۔ میں آپ ایک مصرعے کی تفسیر نہ کر سکتے۔

یا خدا وارم کار و یا عطا لک کار تیسمت

مسلمان تیراں اور معنی پتے پتے ہیں جسے میں ثابت کر دوں گا کہ وہاں پر کو منتظر نہیں آپ کے  
 یہاں واقعی علوم اپنے کا سر پہ ہے اور عطا لک میں انبیاء و مرید لایبیا علیہ وعلیہم  
 افضل الصلوٰۃ والسلام داخل واقعی حضور سے آپ کو کام ہوتا تو یہ پاگوں چھ پاؤں والی  
 طری گالی ہی نہی دیتے۔ مگر یہ تو فرمائیے کہ سب سے آپ کو کیا کام ہے۔ گندھی صاحب  
 نے اسے کاذب کہا۔ آپ انہیں امام مابین۔ یہاں کا اشمول کفر ہے۔

۱۲۔ گنگوہی صاحب نے ایس کو اللہ کا شریک مانا۔ آپ انہیں پیشوا مانتے یہ آپ کا قول کفر ہے۔

۱۳۔ اسماعیل دہلوی صاحب نے مکان و زمان و جہت سے اس کی تفسیر کے اعتقاد کو گروہی و بدعت بتایا۔ دہلوی صاحب کے اس قول پر گنگوہی صاحب نے جب تک یہ نہ مانا تھا کہ یہ امام الطائفہ کا قول ہے۔ ماف کم میں کفر ہے لکھا اور اس کو کفر اسماعیل پر آپ نے بھی الجواب صحیح دیا۔ جب معلوم ہوا کہ ہائے تروا غیاء والحق میں امام الطائفہ کا قول ہے۔ اسی اپنے اقوامی کافر کے ساتھ جو اپنے اور خدا کو چھوڑ دیا یہ آپ کا دوسواں کفر ہے۔ انہیں میں اگے دو کامیاب حام المومنین تشریف میں آپ دیکھ چکے اور تیسرے کے بنیانی میں تو مستقل رسالہ رد موبدینوں موبدینوں کا ایمان طبع ہے۔ تیسرا سال ہے اور آج تک لاہور ہے اور علوئے تعالیٰ ہمیشہ لا جواب رہے گا۔ یہ آپ کو خدا کے کام ہے۔

تغویاد اسے چرخ گردان تغویا

لصیحت، متناوی صاحب آپ نے دیکھا کفر کی مد کرنے والا اور بڑھ کر کفر در کفر کفر پر کفر میں پڑتا ہے۔ متناوی صاحب ابھی آپ کی سانس کا ڈھواں چل رہا ہے اپنے کلام کو کفر مان چکے۔ اپنے آپ کو کافر مان چکے۔ اب ایمان لانے مسلمان چھوٹے۔ اپنے بدید اسلام کا اعلان کرتے پھر زور شریف راہی ہوتا ان سے مرید شمع کرتے میں کیا عذر ہے۔ ہم تمہارے بھلے کہتے ہیں۔

و من کفر فان اللہ یمن الغلیقین ۵

لطیفہ، ہم کہیں گے انصاف کی متناوی صاحب نے تو یہ کہتے ہیں گنگوہی صاحب نے صک پر لانا دیا کیا کفر مان یا صک پر بلاشبہ اپنے آپ کو کافر راجع اسلام کہ لیا۔ پھر کیا ہیں اس اقوامی ڈیل کو کفر اسلام بنا کر کفر پر اتنے کھڑا اور ہیں گے۔ متناوی صاحب کو کیا پاگل سمجھا ہے۔ نہیں نہیں لیکن ان کی سطروں کا ہٹا ہی اور ہے۔ وہ تو ان کا کلام ایسا ہیہ و توفیق جوتا ہے۔ غرض الیہ کی چند سطری واضح بات کا مطلب تمام حرمین شریفین کے علمائے کرام نہ سمجھے۔ بہت البنان کی ان بہت پھیلے ہوئے کا مطلب سمجھ لیتا

کیا آسان ہے۔ ہاں ہم سے شرح سنئے۔ اپنے ذلیل کفر پر رجسٹری کر کے فرماتے ہیں۔ اہل علم کی یہ سنت سترو ہے کہ علمی گفتگو کی جائے۔ جس غیبت نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی جو اس کی تکبر کی جائے۔ جیسے حسام المومنین و علمائے عربین نے کی گالی دینے والا جب جواب سے عاجز آئے اور اپنا کفر سچے لے اقرار کرے۔ جیسا بھی متناوی نے غصہ سے جی تسلیم کر لیا۔ اس کا کیا افسوس ہوتا۔ یہ تو خدشی کی بات ہے کہ حق قبول کیا اور اس کا بھی پندار افسوس نہیں کہ دس برس کامل مزیات کھاتا اور چپکا رہا۔ کہ یہ سال سمجھنے میں گزرے۔ غ

نکو گو اگر دیر گئی ہے غم

ہاں افسوس تو اس جا بلانہ اور سوتیانہ سب و قسم کا ہے جو ناشدنی خفض الایمان میں اللہ ماحد تبارک و تعالیٰ کے حبیب فقار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جو متناوی بد نصیب کے قلم سے نکلی۔ افسوس تو ملنگا اور رمی بالکفر کا ہے کہیوں اس ناپاک زبان سے ایسا ملعون کو کال لیا جیسا کہ مار رمی و لفظ متراون میں اور پھر ڈالنا افسوس اپنی پٹ دھرمی اور کہہ مکرئی اور ناشدنی کفر کا رخو اپنے اور پستمان باندھنے پٹے پڑنے سے متوجہ کیا گیا۔ کھانے کا ہے کہ مزین تو خفض الایمان میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بدعتی طعنی طعنی گالی دی اور اپنے بارے میں۔ جہالت کا سوال کر اسکا۔ ہٹنا اپنے اپنے اور بات سے کہیں نے یہ تعیبت مضمون نہ لکھا۔ میرے قلب میں اس کا خطرہ نہ گزرا میری کسی عبارت سے لازم بھی نہیں آتا۔ میں متناوی رہ رہ کر اپنے ملعون کو گول پھینکا اور کہہ کہ تو ڈوبا جی ہٹا اپنے اذہاب کو بھی گرسے میں بھی ڈوبا۔ دونوں جہان سے کھو یا۔ تیر صبح کو بھولا شام کو آیا اور اب خود اپنے کو کھانا کھا کر کے اپنے اذہاب کو ہدایت کرتا ہوں کہ خفض الایمان کی اب ہرگز حمایت نہ کریں۔ وہ کفر ہے اس کی حمایت سے تم بھی کافر ہو۔ لہذا چلتے وقت یہ چند کلمات بطور وصیت نامہ کو دیکھ کر شاید ہٹنا لا کر دفع ہو۔ مقصود اس مقام پر اسی کا دینا ہے۔ جو بحمد اللہ میرے اقاروں سے پھر صاحب حاصل ہو گیا اور اس پر بھی اگر تحفہ متناوی کے اذہاب کو خفض الایمان جیسے کفر نامہ کی حمایت سے زبان اور قلم کو رد نہ کیا ہے نہ ہرگا۔ میں متناوی کہ

گھر سے نکلے پر آیا ہوں۔ پھر خضفہ الایمانی کلامیہ کا مجھے سنا سناتا ہر گز کو اس کا  
انتظام نہ لکے پر وہی مجھ سے تنہا ہوئی کہ اذنب کی دم کاٹے جو بھی جھکے ہوئے کو پھر گھر سے  
دھیتے ہیں۔ میں تنہا ہی بہت دنوں سے ان اکرول کا قصد رکھتا تھا مگر میرے اذنب مذہب  
پر لگام نہایت ناپاک الفانوسے حسام الحویثین ذہنیت و علمائے کرام کو یاد کرتے تھے۔ جن ملعون  
کلمات کو دیکھتے ہوئے مجھ سے تنہا ہو گیا کہ ایک تواتر کے حبیب علی اللہ تعالیٰ علیہ  
وسلم کو گالی دی اور ادھر سے چوری اور زبردستی جو پاکیزہ کلام احمد ان کا غلام ان کی شان اقدس  
کی حمایت کرے اس پر یوں گالیوں برسیں۔ اس لیے اب تک میں نے ایسی لغویات کتاب  
مختار وین کے کتاب کی طرف التفات نہ کیا۔ کیونکہ مجھ سے تنہا ہی کے اذنب کیسے مٹ دے مگر  
ہوں۔ مجھے یہ یاد تازہ ہے سے معلوم ہوا ہے۔ میرا ان کارات دن کا ساتھ ہے۔ اس پر کوئی عقدہ نہیں  
میں نہ ہونے کے لیے اس کے اذنب نہ کر کہ اس کو حق اشاعت و حق پختا جوں اب جو آپ  
دیکھیں صاحب مجھ سے تنہا ہی کے یاد تازہ میری کسی میں میری اصل نامہ نگار لے میری تو کیکل  
کے بہت سے وکیل لے اختیار تھے اپنی اس ناپاک فتنہ بے باک دشمنی سے عدول کر کے  
جیل مانسوں کے طریقہ کے موافق تمام المیہین ترفیع اور میرے بچے ہادی تفسیر مشرق و مغرب  
عہدہ دار المذاہرۃ کا نام پاک ادب سے لیکر میرے پوتے میں نے اپنے معاہدات ظاہر  
کر دیے کہ کوئی شخص الایمان میں یقینی قطعی کو شہرے اور اس کا معصیت بیشک خارج از  
اسلام ہے۔ بلکہ جو خضفہ الایمان میں مزاحمت و اعتقاد ہے اگر کوئی بلا اعتقاد و بلا تعریج  
اشارہ بھی ایسا لے وہ بھی کافر ہے۔ رہا یہ کہ مجھ سے تنہا ہی کے لئے لکھ کر مسلمان کیوں نہیں  
ہوتے۔ اس کا جواب کافر شیخ کی طرف سے مومن خاں سے لئے ہیں کہ

عرسہ ساری تو کٹی عشق بتاں میں مومن  
آخری وقت میں کیا خاک مسلمان ہوں گے

غرض یہ کہ عذر

من مکر دم شمعاً حذر بکینہ

تخافنی صاحب و مرم سے کہتا آپ کی اس سطور کی کیا پاکیزہ رخ ہے جس سے

بہت سے کڑا آپ سے اسے اٹھ گئے۔ بہت سے متناقض مٹ گئے آپ کی ان کی پھلی سلطان  
ہو گئی اس نفیس تادیب کا احسان تو نہ مانے گا

تمہارے سر پر تادیب کا یہ ٹوپ رکھا ہے

نہیں بیکو اس کو اچھی کر کے تمہارے تو اچھا ہو

سوال پنجاہ و ہشتم: تنہا ہی صاحب رسد کی کلا با زبان لا سطرہ ہوں:

ختم کے ترے وار کی گولہ میں میں سب کو تان لیں ہوں گئی۔ اپنی کٹی گنیز پر نہ کھول

گئی۔ اب پیش میں چوتھے دوڑے کر بنے ہوگے لوگ کہیں گے ہادی جبک مادی اپنے

اگلے و حرم کی گردن آگاری۔ لہذا یہ پیش کرتی ہے۔ اس سے یہ شبہ بھی نہیں ہو سکتا ہے کہ

اب تک کہیں نہیں لکھا۔ شاید اب جرح کر لیا ہو۔ تنہا ہی صاحب آپ نے نہ دیکھا کہ جو کچھ

خضفہ الایمان میں لکھا تھا اسے سات کہہ دیا گھر ہے۔ اس کے قائل کو مان لکھ دیا اسلام سے

خارج ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی جرح معصوم ہے۔ کلاں یہ کہیں گے: ہمہ یتھو منہ

ویناؤ منہ۔ امر کر کے مایوں اور مکر کے بھند و بھاد اسیت متانفسہ۔ میں تو

دل دربان مختلف تھے۔ یہاں سانپ کی سی زبانیں ہی تو ہیں ایک سے اقرار ایک سے انکار۔

خلاصہ یہ کہ ایمان لاکسی طرح منظور نہیں تو اتنی بات کے لیے یہ تکلیف کیوں فرمائی یہ تو پہلے

ہی معلوم تھا کہ: شہد ۛ بیعودی۔ صادق معصوم ملاحظہ تعالیٰ ملیر مسطر فرمائیے کہ دین

سے نکل جائیں گے۔ جیسے یہ نشانے سے پر چڑھ کر نہ آئیں گے۔ رجوع نہ کریں گے بیود

کو فرمادو:

لا یتنونه ابداً ابما قدمت ابیدہ۔

کسی بہت کی تہا نہ کریں گے۔ بیود کو کاٹ ڈھو ہر گز آرزو سے مرگ نہ کرے گا۔ آپ حضرات کو

فرمادیا ہے:

شہد ۛ بیعودی۔

پھر رجوع نہ کریں گے۔ یہی دیکھتے سب کہ کلا کہ آپ کو رجوع سے انکار ہے۔ العوۃ للہ۔

ارشاد اقدس میں کہیں فرق پڑ سکتا ہے۔ کیوں تنہا ہی صاحب ہمارے ہی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کے علوم غیب کیسے تھے ہیں۔ اَمَّا بَعْدُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

سوال پنچاؤم واکرم، ایسا ہی ہے۔ سو چونکہ کھنے کی بھی کوئی چیز تھی جسے مانسوں کی طرح پوچھا ہی نہ تھا۔ تھانوی صاحب جیسے مانس تو کاشی پر میں بیٹے ہیں یا تھانویوں میں۔ وہ بھی کھتی تھی جیسے مانس نہیں کہ انہوں نے جیسے مانسوں کی طرح پوچھا نہ کہ تو جیسے مانس ہوں۔ غیر یہ تو آپ یائین اور وہ آپ کی خانگی باتوں میں نہیں کیا دل۔ کہ خدا کو ایک بار کی تو فوراً مینے کہ کھڑ سال ہونے آئے۔ اجماعی الاقرۃ ۳۲۳۰ کو جو عزیز شہر میں سال آپ کی خدمت میں لے کر گئے اور آپ نے ایک نہ ہزار نہ معاف کیجئے میں اس میں جا مل ہوں اور یہ اسلئے بھی جا مل ہوں جو شخص تم سے دریافت کرے اسے جاہلیت کرو جلیب کا کام فخر گو دینا ہے یہ نہیں کہ دلین کی گردن پچھری روک دے کہ تو پی لے۔ تم اپنی امت میں سب کو داخل کرو میں جو کہ کچھ کچھ آدمی کچھ مجھے معقول بھی کر دیتے تو وہ کسے جاؤنگا مجھے معاف کیجئے آپ جیتے اور میں اور۔ یہ سخت مغرب کے کلمات کہ کچھ پچھا پڑا۔ دوبارہ دہریہ کہنے آپ کو بھیجے آپ نے منکر ہو کر واپس دیئے۔ سہارو رسالہ غفر الیہ جیتے میں تھاپا کہ عاف کیجئے۔ آٹھ برس سے لاہور میں ہیں۔ خدا کو ایک مان کہ وہ دم دھرم سے تباہ کرے کہ ان میں کوئی نظر کرایا۔ آپ کی سائنس غیب کے خلاف تھا۔ آپ نہ بتائیں تو بطش غیب صبح ہو کر آٹھ سال سے شائع ہے اور مکرر طبع ہوا مسلمان اس میں توفیق مذکورہ کی نقل ملاحظہ فرمائیں کہ ان میں کوئی حرف کوئی نقطہ تھانوی صاحب کی شان میں پاشنا تھا یا تھانوی فرماتے ہیں کسی نے جیسے مانسوں کی طرح پوچھا ہی نہ تھا۔

تھانوی صاحب لیسے عالم اشکار واقع میں انسانیہ جو کچھ آپ کو پچھا آتا ہے۔ یا آپ کی گھر فریعت میں روا ہے۔ یہ کہیں نہیں کہتے کہ جی مہر کہ کفر کیا تھا۔ منہ مہر کہ اللہ رسول کہے لفظ سناٹی تھیں۔ اب جو مسلمانوں نے آٹھ سے ہفتوں لیا پچھ کر پوچھ گئے۔ میںے ٹوٹ گئے، تیر پوچھ گئے، دم الٹ گئے۔ معاف کیجئے معاف کیجئے

آپ جیتے ہیں اور

لب نازک سے صلا آئے گی بس بس کی

۴۔ ہم آپ کی ماں میں ہوئی سی کہ دنیا کے پردہ پر تودہ سوالات پہلے ہوئے۔ زمعن زین نے آپ کے ہاتھ میں دیتے نہ ہر دہریہ ہو کر گئے نہ پوچھ کر شائع ہوئے یا یوں سی کہ وہ بھی آپ کے یہاں کے اصطلاحی جیسے مانسوں کی طرح نہ تھے کہ ان میں آپ کی دھنگی ڈوڈ کیوں کی طرح غلطیوں، شمار یوں کے غیب بول تھی نہ آپ کی اور دیا باشی شباب ثابت کی طرح رڈیوں بھٹیائیوں کے پھکڑ تھے۔ نہ آپ کی لال کتیا سیف النقی کی طرح غلط فیض الیسی فیش قاتونی فیش تھے یہ سب اور اس سے بڑھ کر اور بڑا پوچھراو۔ ذرا سی فیت دارا حیات سے پوچھتے کہ ایک ملک کھلے والے کی چاند برس سال کامل ڈی ٹیل والا ہر وقت برسے۔ شرق سے غرب تک علم سے عرب تک اس کے کفر کو کچھ پچھا ہیے اور وہ پچھ کام سادہ پڑا ہے کہ کفر کا الزام علیہ قائم ہے۔ چونے دو جیسے مانسوں کی طرح کئی پوچھے تو اپنے اوپر سے کفر اٹھائیں مسلمانوں کو ایک اچھوتی اسلام دہریہ پر الزام کر کے گناہ عظیم سے بچا لیں نہ اپنے ایمان کا غم نہ اپنی ہانڈی نہ گنہ مسلمانوں کو اس غم کیجہ ہمیں پڑے سے روکنے کی ضرورت یہ سب اور تھے پڑے ہیں۔ اس نے کہ کسی نے جیسے مانسوں کی طرح نہ پوچھا۔ اف تیری ممانی۔ اس سے لاکھ دہریہ کیا الزام کسی دہریہ کی خانگی بات پر کفر تو نہیں پڑتا۔ پکری تک پوچھا۔ یہاں کچھ جان ہو تو یہی سکوت برتا تا۔ ع

نطق کا موصوفہ معلوم ہے بس جاسنے دو

۳۔ یہ بھی جانے دو محل مٹھی کی پوچھنے والے تو تہہ ارسے گر پڑا تو تھے۔ جلیسے اب دس برس کی کمیشی میں یہ سوادہ دہریہ نکالے کہ دہریہ کی ہے پوچھنا۔ دس برس پہلے پوچھا لیتے تو کیا تھا؟ موصوفہ ہوا کہ سب جو مٹھی معلوم یا نہیں ہیں۔ دس برس تک تمام لاکھ دہریہ کی سچ میں کچھ آیا ہی نہیں۔ ناچا پارا پر کسانوں اور نیچے کا نیچے۔ اب دس برس یہ کچھ سوچھی اصطلاحی جیسے مانس سے پوچھا کہ اوادہ دہریہ کی جو بوں گئے پر الٹی پھری ہوئی۔ دہریہ لکھ کہوں تھانوی صاحب دھرم سے کتنا کتنا شیک ہے۔

سوال ششم: تھانوی صاحب رسلہ کی ایک جگہ پر لایا تو گوہر مکی مات گزشتہ اب مسلمانوں کے چھیننے کو کہہ گا داکا تھی ہے کہ مراد میرے سب بزرگوں کا عقیدہ ہمیشہ سے آپ کے افضل اختلافات فی کتب الکلمات العلیہ ہونے کے باب میں یہ ہے خدا بعد از خدا بزرگ کوئی قصہ مختصر

تھانوی صاحب وہ شخص الایمان والے پاگل اور سوچے پائے کمال گنواٹے ہیں سب کو معاذ اللہ غیب میں (روشنان) بزرگان حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہر کس کو دیا تھا۔ بسط البیان نے اپنے جواب آخر میں علوم غیبیہ مختصہ کا فرق بھی قلع نظر کی گزشتہ چشم پر اڑایا تھا۔

۲ وہ آپ کے بزرگ گنگوہی صاحب والا شیطاں کیا۔ انہیں کے ساتھ فرق کر دیا جیسے فرمایا تھا شیطاں کی وسعت نفس سے ثابت ہوئی مگر عالم کی وسعت علم کی کوئی نوع قطع ہے۔ گزشتہ اس تھانوی صاحب سے بھی کہے ہوئے گنگوہی صاحب نے اس عبارت میں ابلیس کو خدا کا شریک مانا ہے اور خدا کا شریک نہ ہوگا۔ مگر خدا اور ہم سے حضور کو بعد از خدا بزرگ کہا ہے تو خود اسے گناہ ابلیس کا پڑھنا صاحب اعراض نہیں بلکہ ضرور ہے مگر آپ پاگل چوپائے بچے کی برابری کر کے اس کا جواب کیا ہوگا۔ کیا یہ سب بھی آپ کے یہاں خدا میں رد و قبول و رد و قبول اذ قالہ الخ الخ الخ الخ۔

الحمد للہ مسماۃ بسط البیان کی سب نزاکتوں کی کامل ناز و ناری ہوئی۔ بفضلہ تعالیٰ اول آخ کوئی حرف نہ بچا سوال چند سطور کے ہیں میں مسئلہ غیب پر کچھ بڑکی ہے۔ کہ اس پر مستقل رسالہ جو تمہ تعالیٰ پر میرے نام لکھیں ہوگا۔ و بحوالہ التوفیق۔

تہذیب: یہ لفظ ہر سال ادب معنی ایک سو تیس سوال اور تیس سرائف جناب تھانوی صاحب پر تفرانہ کے ایک سو تیس سوال ہیں کہ اخیر کے تیس سوال میں اکثر متعدد وغیرہ پر مشتمل زائد بزرگوں کی فرست یہ ہے۔

سوال — زیادت سوال — زیادت سوال — زیادت

سوال	زیادت	سوال	زیادت	سوال	زیادت
۳۳	۳	۳۵	۱	۳۶	۱۵
۳۸	۳	۳۹	۲	۵۰	۲
۵۱	۲	۵۳	۹	۵۶	۵
۵۷	۱۲	۵۹	۲	۶۰	۱

کل تعداد زیادت سوالات = ۷۲۔

تو یہ میں حقیقتہً بانوسے ہیں اور اگلے چالیس مل کر ایک سو تیس بسط سوالات ہیں بعض جگہ متفقہ نہیں ہیں مگر یہ خاص اہتمام مسماۃ کی دوسری کیادی نے کیا کہ کسی پر اس کے تھانوی بخاری کو پڑا ماز تھا۔ پہلا عشرہ تہذیر الناس کا سنیاس تھا اس پر مستقل عشر کتاب مستطاب اشرا الیاس علی عابد الناس پر کتاب ابواب القیم انعام ملام القاسم میں ہے: یہاں استطراد اسے مختصر سا ذکر کر دیا کہ مدرسہ دیوبند کی آئی تحریر جو اس رسالہ مبارکہ وقعات السنن الی ملحق المسماۃ بسط البیان کی نوک ہوئی۔ اس میں تہذیر الناس کو بھی ذکر کیا تھا یا یوں سمجھئے کہ وہ عشر شروع مقدمہ کی بحمدہ اللہ سے پہلے امود اللہ من الشیطن السریعہ کی جگہ ہے۔ نہیں نہیں بلکہ بسط البیان مخزن انجاس گونا گوں ہے۔ اس میں تو قبل سے پہلے امود اللہ من الغیث والغیث کما سنون ہے۔ ہر حال حال بسط البیان پر دو اور تین اربعین یعنی ایک سو تیس شہید و متین: والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین ومحمد والہ وصحبہ اجمعین۔ امین والحمد للہ رب العالمین۔





اپ کی جگہ پر کہے وہ پکا نانا مذہب ہے ان سے گزارش کر اگر کسی مذہب یا مذہب ہی میں ایک  
عظیم ذراع امر و نہی میں ہوا ایک نظر دیکھنے میں اس کا سمل قبیلہ ہوتا ہو تو اسے دیکھنا کوئی  
عقل یا ایمان کے خلاف ہے۔ مانند مذہب ہی سمجھ کر اصل مضامین پر تو نظر فرمائیے۔ اگر جناب  
تھا تو صاحب کی اس لفظ الہان میں خود انہیں کے اقاروں انہیں کی سندوں سے ہر جگہ  
حسام الخیرین کا دعویٰ ثابت نہ ہوا سو تو شکایت کیجئے نہ اقاروں کے بعد پھر انکار کیوں ہے  
ذرا نہ ڈکومان کرو کیجئے تو کہ جناب تھا تو صاحب اس لفظ الہان میں خود اپنے اوپر کس زور  
کا دعویٰ نکالتے ہیں کہ اتنا تو حسام الخیرین نے بھی نہ فرمایا تھا و لا للہ۔ تھا تو صاحب کو  
۵۳ دن کی دہشت کا اعلان بھی لکھ دیا ہے اور وہ دہشت فرما کر ان تمام سوالوں کے معقول جواب  
دے دیں تو اسی پر متنازع و غلط الایمان کا خاتمہ رکھ دیا ہے۔ پھر فیصلہ کر لیتے ہیں دیکر کیا ہے۔  
حسبنا اللہ ونعم الوکیل۔